رجسٹرڈ ایل نمبر ۱-۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۶ — نمبر ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

تارک سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـه
رؤسا و جاگیرداروں سے ۔ لـه
عام خریداران سے ۔ صـه
ششماہی ۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ـ ـ ـ ـ ۲ ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء یوم جمعۃ المبارک (۱۲۱)

فہرست مضامین

نظم۔ محمد رسول خدا ہو کے آیا ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
وید اور قرآن ۔ ۔ ۔ ۔ ص۳
مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو ص۴
اندھیر نگری اور کانا راجہ ۔ ۔ ۔ ص۶
سو روپیہ انعام ص۷۔ خادم کعبہ کو آخری نوٹس ص۸
قرآن کریم اور سائنس ۔ ۔ ۔ ص۸
اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق ۔ ۔ ص۹
خوشی کا ترانہ ص۱۰۔ زیارت قبور ۔ ص۱۰
کشتہ ستم اہلحدیث کیند پارہ ۔ ۔ ص۱۱
فتاوی ص۱۳۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۴
علمی مطلب ص۱۵۔ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶

محمدؐ رسول خدا ہو کے آیا

بجواب

"خدا خود رسول خدا بن کے آیا"

(از قلم ابوالاخلاق محمد اسحاق صاحب (منشی فاضل))

وہی سرورِ انبیا ہو کے آیا — وہی احمد مجتبیٰ ہو کے آیا
ہوا نور ہی نور ظلمت کدوں میں — وہ دنیا میں شمس الضیا ہو کے آیا
بھلایا خلائق نے جب اپنا خالق — محمد رسول خدا ہو کے آیا
ہوا اس کو ہی شرف معراج حاصل — وہ محبوب رب العلےٰ ہو کے آیا
اسی نے بتایا دو حق بشر کو — خلائق کا وہ رہنما ہو کے آیا
غریبوں کا ماوی یتیموں کا ملجا — وہ خیر البشر مصطفیٰ ہو کے آیا
وہ شافع محشر وہ فخر امت — جب آیا تو نور الہدیٰ ہو کے آیا
خزاں رفت و آمد بہار گل افشاں — چناں شد آں سر حقیقت نمایاں
محمد رسول خدا ہو کے آیا

غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا ... اور دیگر ترک بہادر جرنیلوں کے حالات ...

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

حج لائن کے جہاز جو حجاج کو ہندوستان سے جدہ لے جا رہے ہیں۔ مندرجہ ذیل عارضی پروگرام کے مطابق روانہ ہونگے۔ صحیح وقت براہ راست دریافت ہو سکتا ہے۔

(۱) ایس ایس المدینہ ۲۳ دسمبر کو بمبئی سے براہ راست روانہ ہوگا۔ (۲) ایس ایس المدینہ ۷ جنوری ۱۹۴۰ء کو کراچی سے براہ راست جائیگا۔ (۳) ایس ایس المدینہ ۱۶ جنوری کو بمبئی اور ۱۸۔ جنوری کو کراچی سے روانہ ہو جائیگا۔

—— امرتسر میں خشک سردی زوروں پر ہے۔ مگر ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ ناظرین بارش کے لئے بدرگاہ رب رحیم دعا کریں۔

—— وزیری ملکوں کا جو وفد حال ہی میں فقیر ایپی کے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے گیا تھا وہ ناکام واپس آیا۔

—— صوبہ وانگس (چین) کے شہر ولین میں جاپانی ہوائی جہازوں نے حملہ کر کے پانچ ہزار اشخاص کو ہلاک کیا۔ تقریباً چھ سو مکانات تباہ ہوئے۔

—— حکومت ایران کے قونصل جنرل مقیم ہند نے اس خبر کی تردید کر دی ہے کہ ہر ہٹلر نے شاہ ایران کو جرمنی آنے کی دعوت دی ہے۔

—— ٹوکیو۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں بھی آئندہ داخلہ یہود کی ممانعت کر دی جائے گی۔

—— جدہ ۲۱ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ ۱۲ نومبر تک بحری راستہ سے ۲۴ ہزار ۴۶۶ حجاج کرام وارد حجاز ہو چکے ہیں۔

—— آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد کے دفتر کی اطلاع ہے کہ تمام ہندوستان میں کانگرس کے ۳۸ لاکھ ممبر بن چکے ہیں۔

—— نظام حیدر آباد دکن کی حکومت کی طرف سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے ہوسٹلوں میں بندے ماترم کے گیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

—— مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے قحط سالی کے آثار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۲½ لاکھ روپیہ مالیہ کی معافی دیدی ہے۔

—— مدراس اسمبلی میں مندر پرویش بل پاس ہو گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ مالابار کے بڑے بڑے مندر اچھوتوں پر کھول دیئے جائینگے۔

—— لنکاشائر کے سوداگران پارچہ نے اس غرض سے ایک اہم قانون کا آغاز کیا ہے کہ بورڈ آف ٹریڈ پر زور ڈال کر ہندوستان میں برطانوی کپڑے پر محصول کم کرایا جائے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر ایک اعلان کرنے والا ہے۔ جس کی رو سے پادریوں کے فنڈ اور جملہ جائدادیں ضبط کی جائیں گی۔

۲۹۔ دسمبر سے پہلے پہلے

اگر قیمت اخبار دفتر ہذا میں موصول نہ ہوئی۔ یا انکار کی اطلاع نہ ملی تو جن خریداروں کی قیمت ماہ دسمبر میں ختم ہے ان کے نام ۳۰ دسمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— پنجاب پراونشل ہندو سبھا کے سکرٹری نے حکومت پنجاب کو لکھا ہے کہ تمام سرکاری ملازموں کو ہندو سبھا میں داخلہ کی عام اجازت کے احکام جاری کر دیئے جائیں۔ نیز سبھا کے لئے ایک سپیشل براڈ کاسٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے۔ اور ایک قانون بنا کر ہر ایک ہندو کے لئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ لازماً اس سبھا کے فنڈ میں داخل کرے۔ اور لکھا ہے کہ جب حکومت خاکسار تحریک کے ایسے مطالبات کو منظور کر چکی ہے تو ہندو سبھا کے ساتھ بھی اسے ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے۔

سیرۃ النبی کے جلسے قادیان سے اعلان ہوا تھا کہ حسب دستور سابق ۱۱۔ دسمبر کو سیرۃ النبی کے جلسے کئے جائیں۔ چنانچہ امرتسر میں بھی قادیانی جماعت نے شہر سے باہر محلہ بیڈن پورہ پر جلسہ کیا۔ مگر ان جلسوں کی اصلی غرض وغایت بتانے کے لئے انجمن اہل حدیث امرتسر نے بھی باغ بیرون دروازہ لاہوری میں جلسہ کیا۔ جس میں مرزائی مشن کی تردید کی گئی۔ (نامہ نگار)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ہے۔ از میاں دوست محمد صاحب مدراس عہ۔ از سید عبد اللہ شاہ صاحب نارنگ عہ۔ ملک غلام محمد صاحب سرینگر ۱۲؍۔ ایک صاحب خیر ۲؍۔ جملہ مے۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۱۴؍۔ بقایا للعہ از سائلین ۲۶ محمد ہاشم مجھوڑہ ۲؍۔ ۲۷ عبدالوکیل چک ۲۸۵ ہے۔ ۲۸ زین العابدین رام پور عار ۲۹ علی اکبر بہاول نگر ۱۴؍۔ میزان لعہ بقایا فنڈ عہ

پینسٹھ سائلین ابھی اور ہیں اصحاب خیر توجہ فرمائیں تو ان کے نام بہت جلد اخبار جاری ہو جائے۔

روپے بھیجدیئے گئے منشی محمد شفیع صاحب خریدار اہلحدیث عہ نے جو مہلغات جس جگہ بھیجنے کیلئے ارسال کئے تھے وہ ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔

ایسی رقوم براہ راست ہی بھیجی جایا کریں تو بہتر ہو۔ کیونکہ اس سے اول تو دو دفعہ محصول منی آرڈر خرچ ہوتا ہے۔ دوم جن کے نام ایسی رقوم بھیجنی ہوں ان کو تاخیر سے ملتی ہیں۔ امید ہے کہ ایسے حضرات اس امر کا خاص خیال رکھیں گے۔ (محرر دفتر اہلحدیث)

ایک تردید حکومت پنجاب کی توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی ہے کہ اس صوبہ میں ایک پبلک جلسہ میں ایک مقرر نے یہ کہا کہ "ہندوستانی سپاہی فلسطین میں استعمال کئے جا رہے ہیں" عوام کی اطلاع کیلئے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ یہ بیان بالکل جھوٹ ہے۔ (لاہور ۔ ۸۔ دسمبر ۱۹۳۹ء)

مولانا ابراہیم صاحب کی بہو (بھتیجے مولوی عبد القیوم ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر کی بیوی) بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۴ شوال المکرم ۱۳۵۷ھ

وید اور قرآن

اخبار "پرکاش" ۲۳۔ اکتوبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس کی سرخی ہے "وید، بائیبل اور قرآن"۔ راقم مضمون نے ساری کوشش اس بات پر صرف کی ہے کہ مہرشی دیانند نے بائیبل اور قرآن پر ایسے اعتراضات کئے ہیں جن کے جوابات نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ کتابیں بقول ان کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو وید کے مقابلے میں لایا جائے۔ اور سوامی دیانند نے ایسا کیوں کیا؟ بقول ان کے اس کی وجہ یہ ہے کہ

ویدوں کا پڑھنا پڑھانا چونکہ ہر آریہ کا پرم دھرم (مذہبی فرض) ہے اس لئے ان کتابوں کے ہوتے ہوئے یہ مذہبی فرض ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ آریہ کی نظر اس طرف بھی پڑ جاتی تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں خلل واقع ہوتا۔ اسی لئے سوامی جی نے ویدوں کے راستے سے یہ کانٹے اٹھا دیئے!

اہلحدیث | ہم سمجھتے تھے کہ زمانے کی ترقی کا اثر آریوں کے مذہبی تعصب پر بھی پڑا ہو گا۔ مگر اس قسم کے مضامین دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماجی ابھی تک اسی بھنور میں پھنسے ہوئے ہیں جس میں پچاس سال پہلے تھے۔ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند کی تصنیف ہے مگر جتنا حصہ ان کی طرف سے ہے وہ بارہ ابواب پر ختم ہو جاتا ہے۔ تیرھویں اور چودھویں ابواب میں بائیبل اور قرآن کی تردید ہے۔ واقعات تاریخیہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ دو باب سوامی جی کے ہیں۔

سوامی جی کی ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء میں مراد آباد کے ایک رئیس نے چھپوائی تھی۔ ہم نے کوشش کر کے اس رئیس کے صاحبزادے سے ایک نسخہ منگوایا تھا جو ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کے بعد پنڈت کالو رام نے اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا۔ اس کا بھی ایک نسخہ ہمارے پاس ہے۔ پنڈت کالو رام کے نسخے کی تصحیح اور تائید سوامی شردھانند (لیڈر آریہ) نے کی تھی۔ ان دونوں نسخوں میں بائیبل اور قرآن کے متعلق تردیدی بابوں کا ذکر تک نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو باب الحاقی ہیں۔ پیچھے کسی ناقہم آریہ نے لکھ کر سوامی جی کی کتاب کے ساتھ ملحق کر دیئے ہیں۔ بغور دیکھا جائے تو ان ابواب میں جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ سوامی جی جیسے ودوان کی شان سے بہت دور ہیں۔ ہم نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب متعلقہ قرآن کا جواب جس وقت لکھا تھا۔ (جسے آج پینتیس ۳۵ سال کے قریب ہوتے ہیں) اس وقت ہمارا خیال حسب روائت آریہ یہی تھا کہ یہ باب سوامی جی کا لکھا ہوا ہے۔ اس لئے ہم نے سوامی جی کو مخاطب کر کے جواب دیا اور وہ جواب کتاب "حق پرکاش" کی صورت میں ملک کے ہر گوشہ میں پہنچ کر موجب تسلی ہوا۔ خدا کا شکر ہے کہ آریہ سماجیوں کو آج تک اسکے جواب الجواب کی ہمت نہ ہوئی۔

اس کے بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ یہ دونو ابواب سوامی جی کی تصنیف نہیں ہیں۔ کسی آریہ کے پاس اس کا ثبوت ہو تو وہ ۱۸۷۵ء کی ستیارتھ پرکاش کے بعد کی ستیارتھ پرکاش کا کوئی ایسا نسخہ دکھائے جو سوامی جی کی زندگی میں طبع ہوا ہو۔ یہ یاد رہے کہ سوامی جی ۱۸۷۵ء والی ستیارتھ پرکاش کے طبع کے بعد ۸ سال زندہ رہ کر ۱۸۸۳ء میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اس عرصہ میں دوسری ستیارتھ پرکاش طبع نہیں ہوئی۔

اظہار تعجب | ہمارے ناظرین کو اگر تعجب ہو کہ آریہ سماجی اس امر پر کیسے جرأت کر سکتے ہیں کہ اپنے مذہبی ریفارمر کی کتاب میں اپنی طرف سے الحاق کریں۔ انکے رفع تعجب کے لئے ہمارے پاس بہت سے نظائر ہیں منجملہ ان کے ایک دو ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

سوامی جی کی سوانحعمری کلاں میں ۱۸۶۸ء پر سوامی جی کا مقولہ لکھا ہے کہ

"ہم دوبارہ جنم لیکر باقی سوا دو ویدوں کی تفسیر کرینگے۔"

اس مقولے پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کو انتقال کئے ہوئے ۱۸۸۳ء سے آج ۱۹۳۸ء تک پچپن ۵۵ سال ہوئے ہیں۔ اگر سوامی جی اپنی پہلی انسانی جون سے نکل کر حسب قاعدہ تناسخ انسانی جون میں آئے ہوتے تو آج ان کی عمر پچپن ۵۵ سال کی ہوتی۔ اتنی عمر کا آدمی علمی بلوغ کے کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ پھر انہوں نے کیوں باقی ویدوں کی تفسیر نہ لکھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی حسب قاعدہ تناسخ کسی دوسری

---

[1] افسوس کہ سوامی جی نے آریوں کو وید پڑھانے کے لئے بہت سے جتن کئے۔ دیگر الہامی کتابوں کی تردید بھی کی تاکہ آریہ ان کو نہ دیکھیں مگر آریوں نے ان کے ساتھ وید کو بھی چھوڑ دیا۔ کیا "پرکاش" کا فاضل ایڈیٹر ہمیں بتا سکتا ہے کہ فیصدی یا فی ہزار ایک بھی آریہ ویدوں کو خوب سمجھتا اور روزانہ پڑھتا ہے۔

ahmadimuslim.de

...ونے چاہئے۔

یہ اعتراض واقعی وزن دار تھا۔ اسلئے ہوشیار آریہ سماجیوں نے ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن میں اس عبارت کو بالکل اڑا دیا۔ تاکہ نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ اسی طرح ستیارتھ پرکاش کے بہت سے حوالے آریوں نے کاٹ دئیے یا درست کر دئیے۔ مثلاً براعظم امریکہ کی تلاش کرنے والے کولمبس کو انگلستان کا کولمبس لکھا تھا۔ جب اعتراضات ہوئے کہ سوامی جی کی تحقیق علمی کا یہ حال ہے کہ کولمبس کو انگلستان کا کولمبس بتایا ہے حالانکہ وہ اٹلی کا باشندہ تھا۔ تو ہوشیار آریوں نے پچھلے ایڈیشن میں بجائے انگلستان کے یورپ کا لفظ لکھ دیا۔ اسی طرح اور بھی کئی حوالے ہیں۔ جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

یہ تو ہے جواب اس بات کا جو آریہ نامہ نگار نے فخریہ طور پر سوامی جی کو تمغہ دیا ہے کہ انہوں نے وید کی تکمیل کے لئے بائبل اور قرآن کو اعتراضات کی بوچھاڑ سے کالعدم کر دیا۔

اس کے بعد نامہ نگار نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب سے پہلا اعتراض نقل کیا ہے کہ بسم اللہ سے کیوں شروع کیا گیا۔ کیا خدا خود کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے)

ہم سمجھتے تھے کہ آریہ سماج ایک محقق جماعت ہے وہ ہر کلام کو جانچا کرتی ہے۔ اس اعتراض کا جو جواب ہم نے "حق پرکاش" میں دیا ہے اسے دیکھ کر یہ اعتراض پھر کبھی نہ کریں گے۔ لیکن اسکو دیکھ کر معلوم ہوا کہ آریہ سماجیوں پر ابھی فارسی کا وہ مقولہ صادق آتا ہے جسکے الفاظ ہیں:-

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

ہمارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ کے بطور تعلیم نازل ہوئی ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اے بندو! تم اپنی درخواست بحضور خداوند اس طرح پیش کیا کرو کہ میں اللہ رحمن رحیم کے نام سے اس کلام کو شروع کرتا ہوں۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وغیرہ۔

الہامی نوشتوں میں اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں کہ بندوں کی درخواستوں کو الہامی الفاظ میں نقل کر کے تعلیم دی گئی ہے۔ ویدوں سے اسکی مثالیں حق پرکاش میں دکھائی گئی ہیں۔ لیکن آج تک آریہ سماجی وہی بکے جاتے ہیں جو ان کے بڑے کہہ گئے ہیں۔ کیونکہ ان کا مقولہ ہے ؎

پھرے دانہ بھی آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو

مرزائی اخبار "پیغام صلح" لاہور مورخہ ۳۰ نومبر میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جو دراصل مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کا خطبہ جمعہ ہے۔ اس میں مخالفین سے درخواست کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی پر انصاف سے غور کرو۔ واقعی یہ درخواست قبولیت کے لائق ہے مگر صرف مخالفوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ مریدوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہئے۔ کہ وہ بھی انصاف سے غور کریں۔

مولوی محمد علی صاحب موصوف اس درجہ کے معتقد مرزا ہیں کہ ان کے حق میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرزا صاحب کی زندگی میں ایک قصیدہ لکھا گیا تھا۔ جس کا ایک شعر یہ تھا ؎

کیا ساز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

آج یہی پکے مرزائی مخالفین کو الزام دیتے ہوئے راستی اور صداقت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ آپ کا مقولہ اصل الفاظ میں یہ ہے:-

"مخالفین نے حضرت مرزا صاحب کی اتنی بُری تصویر پیش کی ہے کہ اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ذرا انصاف سے آپ کی لائف پڑھو اور دیکھو کہ اسلام کے اس عظیم الشان جرنیل کے دل میں کونسی تڑپ اور کونسا جوش موجزن تھا۔ اگر کوئی انصاف اور غور سے دیکھے تو اسے صرف یہی نظر آئیگا کہ ان کے دل میں اسلام کی حفاظت اور توسیع کی تڑپ تھی ان کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی صحیح تصویر پیش کرنے کا جوش تھا۔ اس کے علاوہ نہ اور کوئی تڑپ تھی اور نہ کوئی جوش تھا۔ اور پھر جو کوئی آپ کے پاس جا کر بیٹھا۔ اس کا دل بھی اسی تڑپ اور جوش سے معمور ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کا عشق رسولؐ

لوگ آپ کو گالیوں سے بھرے ہوئے پلندوں کے پلندے ڈاک میں لکھ بھیجتے تھے۔ ان سے تھیلوں کے تھیلے بھر جاتے۔ جب تھیلا بھر جاتا تو اس کو جلا دیا جاتا۔ ان کی وجہ سے آپ کو کبھی ملال نہ ہوتا تھا۔ آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ پڑتی تھی آپ ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کی جو مخالف دن رات آپ کو بھیجتے تھے پرواہ تک نہ کرتے تھے۔ لیکن جب کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دوسرے کسی مخالف اسلام کی طرف سے رسول خدا پر کوئی حملہ ہوتا تھا تو معاً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ کا آرام و چین رخصت ہو جاتا۔ باہر مجلس میں بھی ذکر کرتے کہ فلاں ناپاک انسان نے پاکوں کے سردار پر یہ حملہ کیا ہے اور اسطرح جھک ماری ہے۔ اور جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے تھے آپ کو چین نہ آتا تھا"

(پیغام صلح لاہور صک ۳۰ نومبر ۱۹۳۳ء)

اہلحدیث: کیا یہ واقعات ٹھیک ہیں کہ مخالفین نے مرزا صاحب کی بُری تصویر پیش کی ہے؟ نہیں۔ سنئے!

حق پرکاش جس میں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کا مفصل و مدلل جواب ہے۔ قیمت ۱۲ر محصول ڈاک ۵ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

(۳۴) رئیس قادیان۔ مرزا صاحب قادیان کی مکمل مفصل سوانح عمری۔ جامع ابوالقاسم رفیق دلاوری۔ قیمت عمر (مجلد)

مرزا صاحب کے چہرے پر جو بدنما سیاہ داغ ہے وہ ادعائے نبوت ہے۔ جس کا نام مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تصنیفات میں دجالیت رکھا ہے۔ اس داغ کو نمایاں کرنے والی جماعت کون ہے؟ وہی جماعت جو قادیان کے تخت خلافت پر قابض ہے۔ جن کے مقابلے میں لاہوری جماعت کا شمار شرح چغمینی کی شبع عرض شعیر (جو کا ساتواں حصہ) کی مانند ہے۔ اس جماعت نے مرزا صاحب کی نبوت کو خوب چمکایا۔ مولوی محمد علی کو مباحثے کے لئے للکارا مگر مولوی صاحب نے اس کو ٹال دیا۔ کیا یہ جماعت مخالفین مرزا سے ہے؟ کھلے لفظوں میں کہہ دیجئے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ادعائے نبوت بقول آپ کے کفر ہے تو کسی غیر نبی کو نبی ماننے والا کون ہے۔ آپ خاموش ہو کر اس کا جواب نہیں دیتے۔ اور جب قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کسی نبی سے وصف نبوت سلب کرنے والا کون ہے تو وہ بھی چپ سادھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں گروہوں کو ارشاد خداوندی سناتے ہیں:۔

وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی (جب بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہی ہو)

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے مرزا صاحب کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے بہت مبالغے سے کام لیا ہے کہ مخالفین کی گالیوں کے خطوط سے جب تھیلے بھر جاتے تو جلا دئیے جاتے اور مرزا صاحب ان گالیوں کی پروا نہ کرتے۔

غالباً یہ تھیلے اس قسم کے ہونگے جس قسم کی پچاس الماریاں مرزا صاحب نے حکومت انگریزی کی تائید میں بھر دی ہیں۔ ان پچاس الماریوں میں سے ایک بھی نہیں ملتی۔ اسی طرح وہ تھیلے ہونگے جو غالباً اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں سے بنے ہوئے ہونگے

ہاں صاحب! مرزا صاحب پروا نہ کرتے تھے تو یہ منقولے کس کے ہیں:۔

او بدذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو! جو زہر کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

کیسے میٹھے وچن ہیں کہ ؎

گالیوں سے بھی بے مزہ نہ ہؤا

ایسی شیریں کلامی کے مقابلے میں کسی (یہودی خصلت) مولوی یا اس کے اتباع نے مرزا صاحب کو بقول استاد صائب ؎

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

دو چار خطوط بھی بھیجدئیے تو کیا بڑا کیا۔

ہاں یہ بھی خوب کہا کہ

آریہ اور عیسائیوں کے اعتراضات سے آپ بے تاب ہو جاتے جب تک جواب نہ دے لیتے آپ کو چین نہ آتا۔

کس قدر غلط بیانی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا صاحب کی زندگی میں عیسائیوں کا رسالہ امہات الامت جو ازواج مطہرات کے متعلق نکلا تھا۔ مرزا صاحب نے اس کا کیا جواب دیا تھا۔ اسی طرح آریوں کی طرف سے "رنگیلا رسول" نکلا تو ان کی جماعت نے اس کا کیا جواب دیا۔ سب سے پہلے آریوں کے گورو کی ستیارتھ پرکاش کا کیا جواب دیا۔ عیسائیوں کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا کیا جواب دیا۔ بڑے طمطراق سے کتاب براہین احمدیہ شروع کی۔ اس میں اپنے الہامات اور اعلیٰ مراتب بیان کرنے کے سوا کیا لکھا! براہین کے پہلے مجموعہ میں کو شروع کرتے ہی ختم کر دیا۔ بعد تقاضا بسیار پانچویں جلد شروع کی تو اس میں بھی اپنی رام کہانی کے سوا کیا لکھا! واقعات کو غلط بیان کرنا اور صحیح باتوں کو چھپانا اسلام اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔

مرزا صاحب اگر فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں رنگے ہوتے تو آپ یہ دعویٰ نہ کرتے ؎

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد
(تریاق القلوب)

اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی لاہوری اور قادیانی جماعت میں امتیاز بتلانے کو چار معیار بتائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

پہلا امتیاز | نیکی اور بلند اخلاقی قادیان میں نہیں ہم میں ہے۔

دوسرا امتیاز | قادیان کی نیک شہرت بوجہ جماعت قادیانیہ اب نہیں رہی۔

تیسرا امتیاز | خلیفہ قادیان کی بد اخلاقی کا ذکر ہائیکورٹ میں آگیا ہے[1]۔

چوتھا امتیاز | مسیح موعود (مرزا) کا دیا ہؤا علم قادیان سے اُڑ گیا اور قادیانی جماعت کی ساری طاقت سیاسیات پر صرف ہو رہی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم ان باتوں میں اور خاصکر آخری الزام میں مولوی صاحب کی تائید کرتے ہیں اور اس کی تائید میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب کے ذہن میں نہیں آیا۔ نہ ہی قادیانی اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ

مرزا ناصر احمد (پسر خلیفہ قادیان) بغرض تعلیم انگلستان گئے۔ جس پر ہزارہا روپیہ خرچ ہؤا ہوگا۔ وہاں سے آپ کیا ڈگری لائے۔ اس کا جواب "الفضل" میں ملتا ہے کہ صاحبزادے نے انگلستان کے پالیٹیشنر (مدبرین) سے مل کر وہاں کی پالٹیکس (سیاست) کا علم حاصل کیا۔

وہ کہیں یا نہ کہیں۔ سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس رقم کثیر (ہزارہا روپیہ) کے خرچ کا نتیجہ مسیح موعود کے گدی نشین خلیفہ قادیان کے ذہن میں کیا ہے؟ ہم جیسے ناواقف سیاست یہی سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود کے پوتے کو وائسرائے بہادر کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانے کی تمہید ہے۔

ہم اس میں نہ مخل ہیں نہ حاسد ہیں۔ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ آپ کے مسیح موعود نے انگریزوں اور روسیوں کا نام یاجوج ماجوج رکھا ہؤا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ) ایسی قوم میں بحیثیت ممبر داخل ہونے سے خطرہ ہے کہ کان نمک والی مثال صادق نہ آجائے ؎

پہنچ کر کے وہیں کے ہو نہ رہنا
کوئی جا کر کے کہہ دو نامہ بر سے

[1] انصاف یہ ہے کہ ہائیکورٹ میں ذکر آنے سے بد اخلاقی کا ثبوت نہیں ہؤا۔ اس کی مثال قرآن مجید میں فرعون اور شیطان وغیرہ کے اقوال ہیں جو بطور حکایت کے درج ہیں نہ بطور تصدیق کے۔ [illegible] (۱۲۵) [illegible]

بریلوی مشن

اندھیر نگری اور کانا راجہ

(از قلم مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرت سری)

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ امرت سر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب پر جو قاتلانہ حملہ ہوا تھا وہ ان تقاریر کے نتائج میں سے ایک نتیجہ تھا جو مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر میں جلسہ عرس امام اعظم کے موقع پر کی گئی تھیں۔ اس جلسہ میں ایک نوخیز مولوی بشیر صاحب کوٹلوی بھی تھے۔ مذکور اخبار الفقیہ امرتسر کے نامہ نگار بھی ہیں۔ آئے دن دل آزار مضامین اخبار مذکور میں تحریر کیا کرتے ہیں۔ جن میں فرقہ حقہ اہل حدیث کو بہت بُری طرح یاد کیا کرتے ہیں۔ مذکور کے ابا جان بھی جماعت اہل حدیث کے حق میں بدگوئی کیا کرتے ہیں۔ مگر چھوٹے میاں بڑے میاں سے اس فن میں بڑھ گئے ہیں۔ ہم ایسے خوش کلام شخص سے خطاب کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آجتک ہم خاموش رہے مگر بعض احباب نے ہمیں توجہ دلائی کہ بدکلامی کو نظر انداز کر کے بعض قابل جواب باتوں کا جواب دینا چاہئے۔ اس لئے ضرورت پیش آمد کو ملحوظ رکھ کر ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جاتا ہے بفضل الٰہی ابطال باطل و تائید حق میں یہ سلسلہ دیر تک چلے گا انشاء اللہ! اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ مَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

"الفقیہ" کے مولوی بشیر صاحب ۱۴ اکتوبر ۳۷ء کے پرچہ میں یوں عنوان قائم کرتے ہیں:-

"کیا یہ لوگ محمدی ہیں یا چکڑالوی"

اس مضمون میں بشیر صاحب جماعت اہل حدیث کے حق میں یوں دُر افشانی فرماتے ہیں:-

(۱) جماعت اہل حدیث چکڑالویوں سے پوری پوری مشابہت پیدا کر رہی ہے۔

(۲) افراد جماعت اہل حدیث کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں یہ اندرونی چکڑالوی الخ

(۳) (مولانا ثناء اللہ صاحب نے) اپنی جلن کا یوں اظہار کیا + + گویا حضور کی شان رفیع کا طویل ذکر بھی ان کے لئے باعث تکلیف ہوا۔

(۴) مولوی (ثناء اللہ) صاحب کو یہیں تکلیف ہوئی + + اندرونی عداوت کا اظہار کیا۔ ایک جلد لیکر جواب لکھ دیا اور تیس مار خاں بن گئے × × مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے ×× تردید میں قلم بے لگام ہوا جا رہا ہے۔

(۵) سفید چادر پر ایک قطرہ بھی سیاہی ٹپک پڑے تو دکھنے لگتا ہے۔ مگر چادر ہی ساری کی ساری سیاہ ہو تو پوری دوات انڈیل دو، کچھ نظر نہ آئیگا۔

(۶) یہ دہڑلے سے کہہ دیں کہ یہ (رسول) کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

یہ تو ان کی خوش کلامی کا نمونہ ہے جسے ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ اصل مضمون میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے مضمون "کیا یہ سنی مذہب ہے یا مسیحی؟" کا جواب لکھا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جس مضمون کا جواب لکھا تھا اس کا خلاصہ پھر اسی مضمون میں خود مضمون نگار مولوی بشیر صاحب لکھتے ہیں کہ:-

میں نے ×× یہ ثابت کیا تھا کہ حضور کا نام نامی جنت پر اور جنت کے باغات کے پتہ پتہ پر اور اس کے دروازوں پر حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور پتلیوں پر لکھا ہوا ہے۔ اور کسی چیز پر کسی شخص کا نام لکھا ہونا اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ یہ اس چیز کا مالک ہے لہٰذا حضور ہر چیز کے مالک ہیں۔ (الفقیہ ۱۴ اکتوبر ۳۷ء)

اس عبارت میں مولوی بشیر صاحب نے تین دعوے کئے ہیں:-

(۱) حضور کا نام جنت کے پتے پتے پر لکھا ہوا ہے۔

(۲) جنت کے دروازوں پر حضرت کا نام نامی تحریر ہے۔

(۳) حوروں اور رضوانوں کی آنکھوں اور آنکھوں کی پتلیوں میں لکھا ہوا ہے۔

یہ واقعات ہیں جن کو مولوی بشیر صاحب نے بذات خود تو ملاحظہ نہیں فرمایا ہوگا۔ ابا جان سے بھی روایت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ بھی ابھی دنیا میں تشریف فرما ہیں۔ البتہ ایک صورت ہو سکتی ہے۔ جو ہمارے نزدیک لائق اعتماد ہے۔ وہ یہ کہ صادق القول سیدنا وسیلتنا الی اللہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں بتائی ہوں اور مولوی بشیر صاحب نے کتب حدیث میں پڑھی ہوں۔ اس لئے ہمیں یہ حق ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ مولوی صاحب مذکور ان روایات کو کتب حدیث سے ثابت کر کے ان کی صحت بھی ثابت کریں۔

اس لئے ہم مولوی بشیر صاحب سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اپنے دعاوی کو قرآن و حدیث کے دلائل سے یا فقہائے کرام کے اقوال سے ثابت کریں۔ ع

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

مولانا کا جواب علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ مدعی کے دعوے کے بعد فریق مقابل کو حق ہے کہ دعوی پر نقض وارد کرے یا معارضہ کر کے مدعی کے دعوی کو رد کر دے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے دوسرا طریق برتا ہے اور مدعی کے الفاظ کو خیالی پلاؤ سمجھ کر قرآن مجید سے اس پر معارضہ پیش کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مدعی قرآن مجید کو خدائی کتاب مانتا ہے اور قرآن مجید اس دعوے کو غلط قرار دیتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلان کرتا ہے کہ

آپ کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کا مطلب بالکل صاف تھا کہ صاحب عقل خود سمجھ لیں گے کہ بشیر صاحب سچے ہیں یا کلام پاک کا ارشاد صحیح ہے۔ مگر مولانا صاحب کی اس صاف تحریر پر مولوی بشیر صاحب آپے سے باہر

سو روپیہ انعام

امرتسر میں بتاریخ ۷ اگست ۳۶ء پنڈت آتمانند صاحب اور حافظ محمد حسین صاحب برادر حافظ عبداللہ صاحب روپڑی کا مباحثہ دربارہ مسئلہ استوی علی العرش ہوا تھا۔ مباحثے کی نسبت تو ہم اپنی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ وہ تو جنہوں سے سنا تھا وہ ہی بتا سکیں۔ لیکن اس مباحثے کے متعلق ہم پر ایک افترا لگایا جاتا ہے کہ ہم نے پنڈت آتمانند کو مدد دی۔ ہم اس افترا کو افک عائشہؓ سے کم نہیں جانتے۔ اس لئے اعلان کرتے ہیں کہ افترا کنندگان کسی مسلم منصف کے سامنے اپنے افترا کو ثابت کر دیں تو ایک سو روپیہ ان کی نذر ہوگا۔ جو ان کی درخواست پر پہلے ہی رکھوا دیا جائیگا۔ اور درصورت عدم ثبوت ان سے ۵ روپیہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی مد میں لئے جائیں گے۔ اور مجلس میں توبہ کرائی جائے گی۔ وہ پانچ روپے بھی ان کو پہلے رکھنے ہونگے۔

پس یا تو وہ اپنے افترا سے باز آئیں یا مسلم منصف کے سامنے اپنے افترا کا ثبوت دیں۔ اور باوجود اس کے وہ اگر افترا ہی کئے جائیں تو سن رکھیں:-

اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (الحدیث)

ابو الوفا ثناء اللہ امرتسر

"خادم کعبہ" کو آخری نوٹس

ہمارے دوست جو "خادم کعبہ" کو جواب دینے سے روکتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ مگر میری نیت یہ تھی کہ اس کے افترآت اور بہتانات کی اصلیت جس طرح مجھے معلوم ہے اسی طرح سب احباب کو معلوم ہو جائے۔ اس لئے آج آخری نوٹس دیتا ہوں۔

خادم نے ۹ دسمبر کی اشاعت میں مجھے مسجد خیرالدین امرتسر میں بلایا ہے۔ میں حاضر ہوں۔ مگر چونکہ منصف صاحب کی شرکت اس مجلس میں ضروری ہے اسلئے "خادم کعبہ" اپنے پیش کردہ حکم مولوی عبدالقادر صاحب وکیل قصوری سے ہم کو طلبی نامہ بھجوائیں کہ فلاں روز اتنے بجے مسجد خیرالدین امرتسر میں آجاؤ یا جس جگہ طلب فرمائیں میں بلا تکلف پہنچ جاؤنگا۔

چونکہ منصف صاحب عالم دین اور واقف قانون بھی ہیں۔ اس لئے اس بات کا فیصلہ بھی دیں کہ ہم فریقین میں مستغیث کون ہے اور ملزم کون؟

بہرحال یہ آخری نوٹس ہے۔

لعنۃ اللہ علی من تخلف واخلف

(ابو الوفاء)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۶)

ہوئے جاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ

دیکھئے ایک ایک لفظ سے چکڑالویت ٹپک رہی ہے یا نہیں۔ حضور کا مالک ہونا انہیں کتنا برا معلوم ہوا ہے کہ اس کی تردید میں قلم بے لگام ہوا جاتا ہے'

اس کے بعد مولوی صاحب مذکور جو معارضہ پیش کرتے ہیں وہ نہایت ہی لطیف ہے۔ اس لئے ہم اُسے بتمامہ نقل کرتے ہیں۔ تا کہ مضمون نگار صاحب کی قابلیت بھی معلوم ہو سکے۔ اولاً مولانا ثناء اللہ صاحب کی ایک عبارت "اہلحدیث" ۸ مئی ۱۹۳۱ء سے نقل کرتے ہیں جو مولوی بشیر صاحب نے بھی اخذ کی ہے:-

"ہمارا دعویٰ تھا۔ اور اب بھی ہے کہ اللہ اور رسولؐ دونوں اصل مطاع ہیں۔ فرق یہ ہے کہ اللہ بالذات اصل مطاع ہے۔ رسولؐ بحکم خدا اصل مطاع ہے۔ مگر فریق ثانی اس عقیدہ کو شرک کہتا رہا اور کہتا ہے ہم نے ہرچند کوشش کی کہ فریق ثانی ہمارا مدعا سمجھنے پر توجہ کرے۔ سمجھ کر جو چاہے کہے۔ مگر ہمیں اس امر کا افسوس ہے کہ وہ اپنی ضد پر ایسے مُصر رہے کہ ان کو اس بات کا بھی خیال نہ آیا کہ ناظرین اہل علم ہماری تحریر کو دیکھ کر ہماری نسبت کیا رائے قائم کرینگے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم احکم الحاکمین ہیں مگر بالغیر کی قید یاد رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق میں احکم الحاکمین باذن خدا ہیں"

(اہلحدیث ۸ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۴) الفقیہ ۱۴ اکتوبر ۳۶ء

اس عبارت سے نامہ نگار صاحب نتیجہ نکالتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"لیجئے صاحب۔ مولوی صاحب نے خود اپنا رد کر ڈالا۔ اس تحریر میں جہاں کہیں لفظ "مطاع" آیا ہے۔ وہاں لفظ "مالک" رکھ لیجئے۔ اور یہی تحریر ان امرتسری چکڑالویوں کے رد میں ہمارا جواب سمجھئے" (الفقیہ ۱۴ اکتوبر ۳۶ء)

سبحان اللہ! مولوی بشیر کی منطق "یا من تک" آپ کے ابا جان تو بڑے خوش ہونگے کہ میرے بیٹے نے رئیس المناظرین کے سامنے بہت خوب کہی اور ہم بھی سمجھتے ہیں کہ خوب کہی۔ ایسی کہی کہ کبھی کوئی عقلمند نہ کہہ سکے۔ سنئے جناب! اگر کوئی پادری عبدالحق جیسا یوں کہہ دے کہ یہی عبارت حضرت مسیحؑ کے حق میں مسیحیوں کے عقیدہ کے لحاظ سے یوں تحریر کرو کہ لفظ مالک کی بجائے مسیح ابن اللہ کہو۔ کہئے آپ کو کیا اعتراض ہے۔ اگر نبی آخرالزماں مالک باذن اللہ آپ کے کہنے سے ہو سکتے ہیں تو مسیح ابن اللہ باذن اللہ کیوں نہ ہونگے یہاں تو ابن اللہ باذن اللہ وزن بھی مل گیا ہے۔ کہئے آپ کیا جواب دینگے۔ اباجی سے ذرہ مشورہ کر لینا۔

اگر ان کو مشاغل بدعیہ سے فرصت نہ ملے تو ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ

اذن اللہ ہر بات کے لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ اذن اللہ کہنے کے لئے بھی اذن الٰہی کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ لفظ خود کذب ہوگا۔ اگر آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مالک باذن اللہ کہنا چاہتے ہیں تو شوق سے کہئے۔ مگر قرآن مجید یا حدیث صحیح سے

اذن الٰہی دکھا دیجئے کہ کیا خدا تعالیٰ نے آپ کو مالک بننے کی اجازت دی ہے۔ جیسے مطاع بننے کی اجازت موجود ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

مولوی بشیر صاحب! کیا میں یوں کہہ سکتا ہوں۔ ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(باقی آئندہ)

قرآن کریم اور سائنس

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

ہم اس دعوے میں حق بجانب ہیں کہ قرآن کریم اور صحیح سائنس میں کسی طرح کا کوئی تضاد نہیں ہے آج عموماً یہ خیال کیا جانے لگا ہے کہ الہامی اور مذہبی کتابوں میں بہت سی باتیں خلاف عقل ہیں۔ لیکن اس نکتہ کا خیال کم رکھا جاتا ہے کہ ہم کیا اور ہماری عقل کیا۔ پھر ایسی عقل سے خدا سے لڑائی اور اسکی مذہبی کتاب سے دشمنی کہاں تک موزوں ہو سکتی ہے۔ دراصل ہمارا مذہب دوستی اور خدا شناسی میں طریقہ ہی الٹا ہے۔ ہم مذہب کو اس لئے غلط ٹھیرا دیتے ہیں کہ فلاں مذہبی کتاب میں فلاں بات غلط اور خلاف سائنس ہے لہٰذا وہ بات غلط ہے اور جب وہ بات غلط ہوئی تو مذہب خود بخود غلط ہوا۔ حالانکہ چاہئے یوں تھا کہ پہلے ضرورت مذہب سے مطمئن ہوتے پھر عقل کے خلاف جو باتیں بظاہر معلوم ہوتیں ان پر غور و خوض کرتے نہ سمجھ میں آتی تو وہیں رک جاتے اور اپنی عقل کو ناقص کہہ کر خاموش ہو جاتے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان سوچتا ہے کہ سب عالم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ سوال کے اس نقطہ پر مرکب عقل کو لگام دینا اچھا ہے۔

بقول شیخ سعدی ؎

نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

طب کی کتابوں میں ایک جگہ یہ دیکھنے میں آئی کہ شیخ الرئیس بوعلی سینا مدتوں اس غور میں رہا کہ قلب گرم ہے اسے اوپر ہونا چاہئے اور دماغ سرد ہے اسے نیچے ہونا چاہئے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے۔ خداوندی انتظام اور اس کی وضع و تعیین کو عقل کے مطابق نہ پا کر بلکہ مشاہدہ کے مطابق بھی نہ پا کر بوعلی نے خلاف عقل ہونے کی آواز نہ اٹھائی بلکہ حیران و سرگرداں ہونے کے بعد اپنی عقل کے نقصان اور اپنی رسائی کی کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے فتبارک اللہ احسن الخالقین تلاوت کی۔ بہرحال مذہب شناسی کے غلط طریقوں پر چل کر عقل کو بدنام کرنے کے لئے بہت سے عقل دشمنوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ

"مذہب سائنس کی غضب آلود نگاہوں
کے سامنے ٹھیرنے کی تاب نہیں لا سکتا"

(دیکھو ہندو لیڈروں کی تقریر کا اقتباس۔ مندرجہ پیغام صلح ۲۱۔ ستمبر ۳۷ء)

اس کے مقابل یورپ کے عقلاء و فضلاء کی رائیں پڑھیں جو سائنس کے علماء عصر کے پیشوا ہیں۔ خود انکی زبان سے سنئے۔ مسٹر جمیس نے برٹش ایسوسی ایشن میں سائنس پر جو خطبہ پڑھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ

"تیس سال قبل سائنس کا زور اپنے علم پر تھا
آج سائنس کا زور اپنے جہل پر ہے۔ تیس سال قبل
معجزات قابل مضحکہ تھے آج معجزات ممکن، اغلب
بلکہ قطعی ہیں۔ عظمت ناپیدا کنار کے جلوے
صحیح سائنس کو خدا تک لا رہے ہیں"

(صدق ۱۱۔ مئی ۳۸ء بحوالہ بائبل از ٹروڈ)

اس حقیقت کے پیش نظر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب و ہستی خدا کے خلاف جس قدر چہل کود سائنس کا نام لے لے کر کی جا رہی ہے یہ فریب خوردہ ناتجربہ کار غیر محققین لوگوں کی جاہلانہ روِیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ صحیح سائنس اور درست عقل والے محققین کی رائیں اس سے بالکل جدا ہیں۔

ایک حقیقت کا اظہار | مولانا امرتسری مدظلہ العالی اپنے رسالہ شمع توحید کے صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"آج سائنس کی تحقیق ہے کہ ایک انچ بھر مربع ہوا اور پانی میں دس دس کروڑ کیڑے چلتے پھرتے ہیں"

اس کے پڑھنے کے ساتھ ہی مجھے خیال گزرا کہ سائنس کی تحقیق ہے اس لئے اس کے آگے پرستاران عقل کا سر خم ہے۔ ورنہ اگر یہ دعویٰ قرآن کریم میں کیا گیا ہوتا تو مدعیان عقل و سائنس دنیا کے ہر کس و ناکس کے آگے یہ کہتے پھرتے نظر آتے کہ "دیکھو قرآن کے غلط ہونے میں کیا شک ہے۔ دیکھو قرآن والا کہتا ہے کہ صرف انچ بھر جگہ میں سو دو سو کیڑے نہیں ہزار دو ہزار کیڑے نہیں، لاکھ دو لاکھ کیڑے نہیں، کروڑ دو کروڑ کیڑے نہیں بلکہ دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں۔ بھلا یہ کوئی ماننے کی بات ہے۔ اگر کسی خاص مقام کی انچ بھر جگہ میں دس کروڑ کیڑوں کا اقرار قرآن کرتا تو مان بھی لیا جاتا لیکن جب اس کا دعویٰ ہے کہ بلا امتیاز ہوا اور پانی کے کروں کی ہر انچ برابر جگہ میں دس دس کروڑ کیڑے رہتے ہیں تو اب خلاف مشاہدہ و خلاف عقل بات کو کیسے مان لیا جاوے وغیرہ" لیکن چونکہ آج سائنس مدعی ہے اس لئے سر تسلیم خم ہے۔

بعد قیل و قال مجھے یہ حقیقت گوش گزار کرنی ہے کہ قرآن کریم کا کوئی اصول بھی عقل خالص و کامل کے خلاف نہیں۔ مثال کے طور پر نمبروار چند معروضات پیش ہیں۔

دعویٰ سائنس | سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ کسی نہ کسی جگہ ہر وقت نکلا رہتا ہے لیکن قرآن کہتا ہے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے اور وہ بھی دلدل میں۔

جواب | قرآن کریم پر یہ افترا ہے کہ وہ آفتاب کو دلدل وغیرہ میں غروب ہوتا مانتا ہے۔ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے کہ اوٹ میں پڑ جانے سے آفتاب غروب ہوتا نظر آتا ہے لیکن جہاں آفتاب پر کوئی اوٹ نہیں ہوتی وہاں اسی گھڑی آفتاب طالع رہتا ہے۔

ahmadimuslim.de

اسلام میں مساوات کا اچھوتا سبق[1]

(از قلم مولوی عبداللطیف صاحب علیکوی مصارٹی)

ناظرین باتمکین آج کی قسط میں چند مساوات اسلامیہ پر خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہے اور چند واقعات آپ کی خدمت میں پیش کرونگا۔ جس سے اسلامی مساوات کی قدر و منزلت نمایاں طور پر واضح ہو جائیگی۔ اسلام کی لاتعداد خداداد خوبیاں ہیں جن کا اعتراف دوست تو کیا سخت سے سخت دشمن بھی کر چکے ہیں۔ منجملہ خصائص سے ایک نرالا سبق مساوات ہے۔ جس کا ذکر اس وقت مقصود بالذات ہے۔ قبل ازیں کہ نفس مسئلہ پر روشنی ڈالی جاوے ضروری ہے کہ دیگر مذاہب عالم کی مساوات اور اسلامی مساوات کا تقابل کیا جاوے۔ تاکہ تعرف الاشیاء باضدادھا سے اس نعمت غیر مترقبہ کی قدر و منزلت بخوبی طور پر معلوم ہو جاوے چونکہ موجودہ دور میں دو ہی مذہب بڑے ہیں جس سے ہمارا روئے سخن ہوتا رہتا ہے۔ عیسائیت اور ہندومت ان ہر دو کے لٹریچر دیکھنے سے اور ان کی کتب کی تلاش اور ان کے رہنمایان قوم کے حالات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہاں مساوات کا کوئی پتہ نشان نہیں اور بجائے اس کے کافی سے زیادہ چھوت چھات بھری پڑی ہے۔ ان کے نزدیک سیاہ و سفید امیر و غریب شریف و رذیل ایک سٹیج پر ایک شاہراہ ایک عبادتخانہ میں بیٹھ کر عبادت کرنے کے قابل نہیں۔ آپ کو معلوم نہیں جن حقوق سے یورپین عیسائی مستفید ہو سکتا ہے اُس سے اینگلو انڈین بدنصیب ہمیشہ کے لئے محروم قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں پر گورے رنگ کا عیسائی عبادت کرے گا وہاں پر غریب سیاہ رنگ والے کی رسائی ناممکن ہے۔ غرضیکہ عیسائی مذہب میں کافی سے زیادہ امتیاز رنگ و قوم ملک و نسل پایا جاتا ہے۔

اسی طرح وید کی تعلیم کو بنظر تحقیق مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برہمن و شودر، کھتری و ویش میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ جو لباس برہمن زیب تن کریگا وہ بدقسمت شودر کے لئے کسی صورت میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ جو قدر و منزلت کھتری کی ہوگی اُس سے بدنصیب ویش ہمیشہ کے لئے محروم ہے۔ جس چونکہ میں اعلیٰ ذات پات کا انسان دسترخوان بچھا کر کھانا کھاتا ہے وہ غریب انسان کے قدم منحوس سے ناپاک تصور کیا جاتا ہے۔ جس مندر میں لکھ پتی یا لالہ صاحب یا رائے صاحب بہادر پوجا پاٹ کرتے ہیں اس میں بھنگی یا چمار کی رسائی ناممکن ہے۔ کیونکہ ان کا وجود منحوس تصور کیا جاتا ہے غرضیکہ ہندو دھرم میں بھی چھوت چھات کو کافی سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ جس کو نیست و نابود کرنے کی ان تھک سعی گاندھی جی نے بھی کی۔ گو وہ پوری طرح کامیاب نہ ہوئے۔

اب آپ اسلامی تعلیم پر بھی لمحہ فکر ڈالیں تاکہ معلوم ہو کہ اسلام نے اس چھوت چھات کا کس طرح قلع قمع کر دیا ہے اور اُس نے شرافت و رذالت کیلئے حسب و نسب یا قوم و وطن کو معیار قرار نہیں دیا بلکہ صاف طور پر اعلان کر دیا ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۔

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد و عورت
سے پیدا کر کے خاندانوں میں تقسیم کیا تاکہ
ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرو لیکن
شریف اور ذی عزت خدا کے ہاں وہی ہے
جو پرہیزگار ہے۔

اسلام نے غلام و آقا کی تمیز اٹھا دی وہ رنگ و وطن حسب و نسب کے امتیازات سے مبرا ہے۔ وہ بندہ اور بندہ نواز کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے نزدیک خوبصورت کو بدصورت پر کوئی فوقیت نہیں اس کے نزدیک دولت کے پجاری کو کسی فاقہ مست اور تنگ دست پر فخر و مباہات کرنے کا کوئی حق نہیں وہ صاف اعلان کرتا ہے:۔

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی
الا بتقوی۔

اسلامی مساوات کا نظارہ دیکھنا ہو تو اُس کی نماز کو دیکھئے جو نماز بھی ہے اور اسلامی پریڈ بھی۔ جس میں شاہ و گدا کی کوئی تمیز نہیں۔ جس میں امیر و غریب متمول مفلس ایک ہی صف میں دوش بدوش نظر آئینگے۔ خواہ ترکی کا حکمران ہو یا افغانستان کا تاجور۔ اسلام ان کے غرور فرمانروائی کو مٹانے کے لئے اور مساوات کا درس پڑھانے کے لئے ایک نادار انسان کے ساتھ لاکر کھڑا کر دیگا۔ جس کا نقشہ اقبال مرحوم نے خوب کھینچا ہے ؎

آگیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اسلامی مساوات کا دلربا نظارہ مقصود ہو تو حضور پیغمبر خدا فداہ ابی و امی کی لائف پر غور فرمائیں۔ ایک دفعہ اسلامی بادشاہ اپنی فداکار فوج کے ہمراہ سفر میں جا رہا ہے جب کھانا پکانے کا وقت آتا ہے تو ہر شخص کے ذمہ مناسب کام سپرد کر دیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور اپنے ذمہ لکڑی اکٹھی کرنے کی خدمت لیتے ہیں۔ یہ ہے مساوات کی زندہ تصویر۔ جس کو آپ اسلام کے سوا کسی دوسری قوم میں ڈھونڈھیں تو ہرگز نہ پا سکیں گے۔ حضرت انس دس برس حضور کی خدمت میں خادمانہ ڈیوٹی پر معمور رہے آخر وہ غلام اپنی زبان سے اعتراف کرتا ہے کہ جس قدر خدمت میں نے اپنے آقا کی اس سے کئی حصہ زیادہ حضور نے میری کی۔ حکیمانہ انداز میں زجر و توبیخ تو کیا کرنی تھی کبھی مجھ کو یہ بھی نہیں کہا کہ فلاں کام یوں سے یوں کیوں کیا۔ ما قال لی فی شیء لما فعلت۔ اسلام مساوات کے تخیل کو

[1] سابقہ پرچہ میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون درج ہو چکا ہے مگر مضمون ہذا کا طرز بیان پہلے سے علیحدہ ہے۔ (ادارہ)

دین سے بھی بالاتر ہے ثابت ہے کہ کبھی کسی کو آقا اسلام کے خطاب سے بھی ملقب نہ کرے اور اس کی بجائے اس نے اہل ملتہ کا سبق دیا۔

کلکم بنوا آدم و آدم من تراب

تم سب اولاد آدم ہو ایک باپ کی اولاد ہیں۔ چھوٹا کون اور بڑا کون۔

اسلامی مساوات کی اور زندہ تصویر دیکھنی ہو تو حضرت عمر فاروق کی سوانح ملاحظہ کریں۔ جب خلیفہ وقت اپنے غلام کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف جارہا ہے۔ لیکن اسلام کا فاروق اعظم غلام کے ساتھ سوار ہونے کی باری مقرر کر لیتا ہے۔ جب بیت المقدس قریب آتا ہے تو غلام کے سوار ہونے کی نوبت آتی ہے۔ غلام عرض کرتا ہے حضور میں نے اپنی باری آپ کو دی لیکن وہ پیکر علم و عمل خود بینی اور تکبر کو نیست و نابود کرنے کے لئے اور اقوام عالم کو اسلامی مساوات کا حیرت انگیز نقشہ دکھانے کے لئے غلام کو سوار کرتا ہے اور ہاتھ میں اونٹ کی مہار ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب تمام عمائدین شہر اور جملہ پبلک خلیفہ وقت کی شان و شوکت اور عظمت و جلالت کا نظارہ دیکھنے کے واسطے چشم براہ ہیں۔ وہ اس واقعہ کو دیکھ کر انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں۔ کیا اب بھی ہم اس شعر پڑھنے کے مستحق نہیں۔

؎ اولئک آبائی فجئنی بمثلہم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

قبیلہ بنی مخزوم کی عورت چوری کے الزام میں ماخوذ ہو کر عدالت نبوی میں پیش ہوتی ہے۔ جرم ثابت ہو چکا ہے۔ عنقریب حکم سزا قطع ید صادر ہونے والا ہے۔ قریش مشورہ کر کے اسامہؓ کو حضور کی خدمت میں سفارشی بنا کر روانہ کرتے ہیں۔ حضور پُر نور صاف جواب فرماتے ہیں کہ اسامہؓ تمہاری سفارش قابل قبول نہیں۔ یہ تو بنی مخزوم کی عورت ہے فواللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا کہ اگر میری لخت جگر فاطمہ بھی بفرض محال اس الزام میں ماخوذ ہو کر آتی تو میری یہ طاقت نہ تھی کہ میں اوس کو اس دفعہ سے بری کر دیتا۔

یہ ہیں اسلامی مساوات کی زندہ تصویریں۔ جن پر جتنا فخر ہم کریں تھوڑا ہے۔ کونسی مہذب دنیا کی عدالت آج ایسی بتلاؤ جہاں پر بادشاہ کی لڑکی اور سپاہی کے لڑکے کو ایک ہی سزا دی جاتی ہو۔ اس قانونی مساوات کی مثال صرف اسلام میں مل سکتی ہے۔ جہاں حاکم و محکوم کا کوئی امتیاز نہیں۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور ابی بن کعب کے درمیان کچھ نزاع واقع ہو جاتا ہے۔ دونوں فریق زید ابن ثابت کو حکم قرار دیتے ہیں۔ جب زید کے پاس مقدمہ پیش ہوتا ہے تو حضرت عمر خلیفہ وقت کو دیکھ کر انکی تعظیم کے لئے اپنی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ خلیفہ وقت آرام سے بیٹھ جائیں۔ خلیفۃ المسلمین پاکیزہ لب و لہجہ میں فرماتے ہیں کہ اے ابن ثابت پہلی بے انصافی جو تم نے کی ہے وہ یہ ہے جس کا تم نے ارتکاب کیا۔ اور یہ کہہ کر خلیفہ وقت ملزم کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی پارلیمنٹ کوئی عدالت ایسی ہے جہاں پر ایک بادشاہ اور غریب کو جواب دہی کے واسطے ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

یہ ہے اسلامی مساوات کے چند واقعات جن کو بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیا۔

(راقم :- عبد اللطیف حصاروی)

خوشی کا ترانہ

(از نتیجہ افکار جناب مرزا ابو رضا ضیاء اللہ خان صاحب عابد رام پور اسٹیٹ)

ایں نامہ کہ خامہ کرد ایجاد - توقیع قبول روزیش باد

ساقی وہ مئے معرفت پلائے   از بہر خدا مجھے جلائے   قرآن و حدیث سے جلی ہو   اللہ کی اس میں روشنی ہو
بدعت کی جو دُرد سے صفا ہو   آمیزش شرک سے جدا ہو   ہو جس کو ملائکہ نے چھانا   زاہد نے بھی ہو حلال جانا
پھر مست الست مجھ کو کر دے   اللہ پرست مجھ کو کر دے   وہ بادۂ ناب روح پرور   خوں ہو کے بہے رگوں کے اندر
کیا خوب سماں ہے اب سہانا   گاتا ہوں خوشی میں یہ ترانا   ہے ایک جریدہ کا نیا سال   مسعود و مبارک و نکو فال
پینتیس برس وہ کر چکا طے   چھتیسویں سال میں لگا ہے   ہے اہلحدیث کا وہ پرچہ   اصحاب خرد میں جس کا چرچا
پرچہ ہے کہ علم کا سفینہ   میراث رسولؐ کا خزینہ   یا روضۂ دیں کا اک شجر ہے   قرآن و حدیث کا ثمر ہے
یا ماء حیات کا ہے چشمہ   قلزم سے نبیؐ کے ہے جو نکلا   یا مخزن علم آسمانی   یا رحمت رب کی اک نشانی
شہباز ہے اوج معرفت کا   شہراہ رُسل کا جادہ پیما   اعداء خدا کا ہے وہ دشمن   ڈرتے ہیں سب اس سے دیں کے رہزن
ہے دل کے مریض کی دوا وہ   اور بدعت و شرک سے شفا وہ   بدعت کے ستون ڈھانے والا   سنت کا محل بنانے والا
ہے سنت مصطفےٰ پہ عامل   آثار محمدی کا حامل   بے دین کو دین پر لگانا   گم کردہ کو راستہ بتانا
قرآن کی آیتوں کی تفسیر   احکام الٰہیہ کی تشہیر   تردید مخالف و معاند   ہیں اسکی حیات کے مقاصد
تشریح حدیث کام اس کا   ہے اہلحدیث نام اس کا   سکے جو مرید باوفا ہیں   مصروف ثنائے کبریا ہیں
فیضان انہی کا ہے یہ جاری   سیراب ہے جس سے خلق ساری   یارب رہے کامیاب دائم   اندازِ روش پہ اپنی قائم
اور مولوی ثناؔ کا سایا   دائم رہے اسکے سر پہ چھایا   ہے فیض رسان عالم   تاریخ اسکی بھی علی کیا ہی اچھی

۱۴۲+۳۱۱+۸۹۰+۱۵

۱۳۵۶

عابدؔ! نہ طویل کر سخن کو   جو وجہ ملال انجمن ہو

؎ فرقہ اہل حدیث مراد ہے۔

ahmadimuslim.de

زیارت قبور

(از قلم مولوی نور محمد صاحب میانوی۔ ضلع جہلم)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے تم میں جب کوئی قبرستان میں جا کھڑا ہو تو حال میں اہل مقابر کے تامل کرے کہ کس طرح ان کی آنکھیں ان کے گالوں پر بہہ گئیں۔ ان کی زبانوں کو کیونکر مٹی نے کھا لیا۔ یہ وہی زبانیں ہیں جن سے وہ لوگوں پر زبان درازی کرتے تھے۔ صولت فصاحت و بلاغت دکھاتے تھے انکے دانت خاک میں بکھر گئے۔ بدن کیڑوں کی غذا ہو گیا۔ آہ! ؎

بسے بادام چشماں را کہ دیدی اندریں دنیا
کہ گرد خانہ چشمش زموران کاروان بینی

بنائے قبور میں مباحات کرنا اور گچ کرنا اور گنبد بنانا اور اس کا پختہ کرنا اور آراستہ کرنا حرام ہے۔ مردہ کو ان امور سے کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا۔ اس کا نفع تو منحصر ہے عمل صالح میں ؎

یا صاحب القبر المنقش سطحہ
ولعلہ من تحتہ مغلول

اہل علم نے کہا ہے کہ تفاخر کرنا بنائے قبور میں ساتھ سنگ تراشیدہ کے فعل جاہلیت کا ہے۔ وہ لوگ یہ کام واسطے تعظیم اموات اپنے کے کیا کرتے ہیں۔ یہ بدعت عموم البلویٰ ہو گئی ہے۔ میرے خیال میں اس بدعت نے سارے ملک عرب و عجم میں سرایت کر لی ہے۔ حالانکہ حدیث صحیح میں اس بنا پر بڑی سخت وعید آئی ہے۔ لیکن لوگوں نے اس کے خلاف عمل کیا واللہ اعلم علماء کرام نے کیوں نہ اس مسئلہ پر زور کر کے منع کیا یا کسی مجبوری سے سکوت کر لیا ہے۔

یہاں تک کہ خود علماء کی قبور پر بڑی بڑی عمارتیں بن گئیں۔ اولیائے کرام و سلاطین کے لئے تو اس قدر مقابر عالی شان و صدہا فٹ سطح زمین سے بلند تیار ہو گئے ہیں کہ ایسے دنیا کی زندگی میں بھی رہائشی مکان نہ تھے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو زندوں کیلئے بھی عمارات زائد پسند نہ فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ہر نفقہ کا اجر ملتا ہے مگر وہ نفقہ جو مٹی و پانی میں ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ رفعاً یہ ہیں:۔

اذا لم یبارک للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء والطین۔ رواہ البیہقی۔

بھلا پھر مُردوں پر عمارت بنانا اور مال کثیر صرف کرنا یہ کیا معنے رکھتا ہے۔ سینکڑوں مسلمان نمازی غریب فاقہ کش مبتلائے فقر ہر زمانہ میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر وہ زر خطیر جو عمارت و مقابر میں صرف ہوا اور ہوتا ہے ان پر صدقہ کیا جاتا تو منجملہ باقیات صالحات کے ٹھیرتا۔ یہ لاکھوں ہزاروں روپے جو عمارات آرائش قبور میں صرف ہو گئے اور ہوتے رہتے ہیں ایک ایک درہم ایک ایک داغ آتش جہنم کا ہوگا۔ اگر اہل قبور نے وصیت نہی کر دی ہے تو وہ بری الذمہ ہیں۔ ورنہ بانی اور بنی لہ ہر دو اس معصیت میں برابر ہیں۔ اگر وصیت اس بنا کی اپنے اولیاء کو کی ہے تو پھر اس عصیان عظیم کا کچھ پوچھنا نہیں۔ کیونکہ یہ صریح فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہے کہ وہ تو نہی کر جائیں اور لعنت فرمائیں اور یہ جاہل اس عصیان کی وصیت کر جائیں۔ کوئی احمق یہ نہ خیال کرے کہ آقائے نامدار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی مقبرہ گنبد دار موجود ہے۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ صدہا سال تک کوئی گنبد وغیرہ نہ تھا۔ اس حجرہ کی اصلاح واسطے حفظ کے کر دی جاتی تھی۔ خلیفہ نور الدین زنگی نے کسی خاص مصلحت کے سبب سے برائے حفاظت دشمنان دین کے آپ کی قبر مبارک کے گرد دیوار آہنی زیر خاک تیار کرائی تھی کہ کسی بے ایمان کو بداتی کرنے کا موقع نہ ملے۔

برعکس اس کے موجودہ قبور کا حال ہے۔ اس دلیل کو پیش کرنا جہالت ہے۔ قبور واسطے عبرت کے ہوتے ہیں نہ واسطے نزہت کے۔ آج کل مقابر اولیاء وعلماء و سلاطین ورڈ سا قابل سیر و تماشے کے بنائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کے میلے مقابر پر جلائے جاتے ہیں۔ یہ جگہ تو سیرگاہ اور جائے گلگشت خلائق ہوئی یا محل عبرت۔

یزید اقاشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو گزر کسی قبر پر ہوا اور اس نے عبرت نہ پکڑی تو سمجھو وہ بہائم میں سے ہے اور خود وہ جب کسی قبر کو دیکھتے مثل گاؤ کے چلاتے۔ ؎

یکے بگور غریباں شہر سیرے کن
ببیں کہ نقش اینہا چہ باطل افتاد است

فی زمانہ جو پرستش و گور پرستی اولیاء و صلحاء کی قبور پر ہوتی ہے وہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ اگر یہ امور قبور پر جو ہوتے ہیں کچھ وقعت رکھتے تو سب سے اول جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ ہوا کرتے۔ حالانکہ جناب کی قبر مطہر اب تک ان سب بدعات سے محفوظ ہے۔ وللہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو سمجھ دے آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام!

کشتۂ ستم اہل حدیث گینڈہ پاڑہ ضلع گنگا

؎ الٰہی کس بیگناہ کو مارا ستم کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ اُسکے کوچہ میں شور برپا ہائے ذنب قتلنی ہے

ناظرین کرام کو بخوبی معلوم ہے کہ بندہ ان دنوں انجمن اہل حدیث مرزا پور کی طرف سے خدمت سعادت پر مامور ہے۔ اگرچہ میں اپنا مختصر سفرنامہ مرتب کر رہا ہوں اور جہاں جہاں پہنچتا ہوں وہاں کی کیفیت، اخلاقی حالت اور ضروری واقفیت وغیرہ نوٹ کر لیتا ہوں جو انشاء اللہ الرحمٰن حسب موقع پیشکش ناظرین ہوگی۔

لیکن آج جو دلفگار سانحہ آپ کے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ دراصل ایسا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو آپکے کانوں تک پہنچ جائے اور میں اپنے فرض منصبی سے

[illegible]

اس میں شک نہیں کہ آج ہماری جماعت حقہ اہل حدیث کی ہر جگہ ناگفتہ بہ حالت اور قابل تاسف کیفیت ہے لیکن کیندراپاڑہ کی جماعت اہل حدیث کی مدتوں سے جو درگت بن رہی ہے۔ واقعی دیکھنے سے دل پر قابو نہیں رہتا اور بے اختیار کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔

۱۳۔ اکتوبر ۳۶ء کو قبیل عصر میں کیندراپاڑہ وارد ہوا تو معلوم ہوا کہ دو تین روز سے احناف نے اہل حدیثوں کو محلہ (نقیر آباد) کی مسجد میں داخل ہونے کی قطعی ممانعت کر دی ہے۔ نیز جامع مسجد متصل کلکٹری میں شرکت جماعت سے مزاحم ہیں۔ حالانکہ جامع مسجد مذکور میں حسب خواہش ہر طرح نماز ادا کرنے کی نہ صرف اہل حدیثوں کو ڈگری حاصل ہے بلکہ عملدرآمد بھی جاری ہے تاہم احناف کی کثرت و قوت نے اہل حدیثوں کو ویسا ہی تختۂ مشق بنا رکھا ہے جیسا کہ ظالم مظلومین کو بنایا کرتے ہیں۔ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

واقعہ و حقیقت یہ ہے کہ کیندراپاڑہ کے مٹھی بھر اہل حدیثوں کی نہ صرف عزت و آبرو اور جان و مال ہی اس وقت غیر مامون و غیر محفوظ ہے بلکہ خود ان کا وجود بھی سخت نرغے اور خطرے میں ہے۔ (أَيَّدَهُمُ اللّٰهُ بِنَصْرِهٖ)

مزید براں تونگری حیثیت سے یہاں صرف دو شخص (میر محمد شریف صاحب اور میر ولی محمد صاحب) جماعت کے قوت بازو تھے لیکن مقدمات کی متواتر پائمالیوں کے باعث یہ ہر دو شخص مقروض و تنگ دست اور فاقہ مست ہو چکے ہیں۔ تاہم ہمارے برادران احناف کو سیری نہیں چنانچہ ہفتہ عشرہ سے ایک چوری کے جعلی مقدمہ میں میر محمد شریف صاحب کو جاں بلب کر رکھا ہے۔ جس کے ناقابل برداشت صدمہ نے آپ کو صاحب فراش بھی کر دیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؎

کیا ہے بیخ بن ہم کردئیں ہر سو بدلتے ہیں
جو دل اُکتا ہے وہ پہلو تو یہ پہلو بدلتے ہیں

کیندراپاڑہ کی جماعت میں فی الحال ایک شخص شفاعت اللہ ہے جو شب و روز سرگرداں، کوشاں، ہراساں اور حیرت زدہ و پریشان رہتا ہے۔ دوسرے صاحب مولوی فیاء الحق بھی قابل ذکر اور ہمدرد جماعت ہیں تیسرے ایک بست سالہ نوجوان محمد داؤد ہے نیز محمد عمر جو ہر دو بہت ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ باقی دیگر صاحب افتادہ اہل حدیثوں کی پست ہمتی، بزدلی اور جہالت انکو میدان عمل میں آنے نہیں دیتی۔ جس سے احناف کی دلیری اور بھی بڑھی جاتی ہے اور ظلم و ستم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ احباب مظلوم برادریوں کے حق میں دعا کریں کہ خدا ان کی مدد کرے اور ناجائز تشدد کرنے والوں کیلئے ہدایت کی دعا کریں۔

راقم :- ابوالوحید محمد عبداللہ عقیل مئوی کان اللہ لہٗ
حال سفیر انجمن اہل حدیث مرزاپور

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

ذوالقرنین کے قصہ میں ارشاد ہے کہ غروب آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب سیاہ رنگ کے پانی میں انکو ڈوبتا ہوا دکھلائی دیا۔ اس کے آگے ارشاد ہے :-

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا۔

ترجمہ یہ ہے کہ جب طلوع آفتاب کے موقعہ پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی تھی

ناظرین کرام! آفتاب کو اس قوم پر طلوع دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب پر کوئی آڑ نہیں رکھی،، کے الفاظ خود گواہ ہیں کہ آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا۔ البتہ جن کی اوٹ میں آفتاب پڑ جاتا ہے ان کو غروب ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اور جہاں اوٹ نہیں ہوتا ہے وہاں آفتاب طالع دکھائی دیتا ہے۔

چونکہ ہیئت قدیم و جدید (سائنس) دونوں میں مسلم ہے کہ آفتاب کا کرّہ دنیا سے بہت بڑا ہے۔ اسلئے مفسرین کرام نے صاف لکھا ہے کہ آفتاب کا کسی جگہ میں غروب ہوتے دیکھنا محض دیکھنے والے کے نظر کا خیال ہے۔ چنانچہ جلالین میں لکھا ہے :-

وغروبها فی العین فی رای العین والا فھی اعظم من الدنیا۔

اسی طرح خازن، معالم، ابن کثیر وغیرہ میں تصریح موجود ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن وہی نظریہ پیش کرتا ہے جسے سائنس نے مدتوں میں حل کیا ہے۔

(۲) **سائنس کا دعویٰ** ہے کہ زمین متحرک ہے مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ زمین حرکت کرتی تھی پس ہم نے پہاڑ کا میخ گاڑ دیا۔ چنانچہ سورہ نبا میں کہا ہے وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا "

جواب قرآن کریم میں اگر میخوں کے گاڑنے کا ذکر موجود ہے تو حرکت کا انکار اُس سے کیسے ثابت ہوا جس قدر مضبوط یہ میخ گڑی ہوگی اسی قدر زمین کی حرکت کا نظام درست رہیگا کیونکہ خداوند کریم نے پہاڑوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ برابر تیزی سے حرکت کر رہے ہیں پس جس کے ساتھ یہ مضبوط میخ گڑھی ہوئی ہے وہ بھی اسکے ساتھ سرعت حرکت میں برابر کی شریک ہوئی پس زمین کی حرکت کا انکار قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں آیت کریمہ یہ ہے :-

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ
(سورہ نمل ع ۷)

اے مخاطب تو پہاڑوں کو سمجھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر گڑے اور جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ تو بدلی کی طرح اُڑ رہے ہیں۔ یہ اس اللہ کی زبردست کاریگری ہے جس نے ہر شے کو مضبوط بنایا،

علاوہ اس کے خود پہاڑ بھی زمین کی ایک قسم ہے دیکھو ہدیہ سعیدیہ وغیرہ۔

(باقی آیندہ)

تقابل ثلاثہ ۔ مصنفہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب۔ اس میں توریت، انجیل اور قرآن مجید کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکامات قرآنی بہر نوع مکمل ہیں اور تمام ضروریات انسانی کے لئے کافی ووافی ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے طرز تحریر بالکل انوکھا ہے قیمت ۸/ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

جوابات نصاریٰ - عیسائیوں کے قرآن اور اسلام پر (۱۲۳) اعتراضات اور ان کا جواب۔ قیمت ۸/ (منیجر اہلحدیث)

فتاویٰ

تعاقب ۱۴۔ جمادی الثانی ۵۷ھ کے پرچہ میں کسی سائل نے عورت کا جنازہ لے جاتے وقت تابوت لے جانے کا حکم دریافت کیا تو ہم نے عہد رسالت کا تعامل بحوالہ ابن ماجہ لکھ دیا جو اسوہ حسنہ کے متلاشی کے لئے کافی تھا۔ مگر ہمارے ناظرین میں سے ایک صاحب نے اسکو ناکافی سمجھ کر اسکے جواز وعدم جواز پر بحث کی ہے اور تعامل صحابہؓ سے تابوت کا جواز ثابت کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

اخبار "اہلحدیث" بابت ۱۴۔ جمادی الثانی سنہ رواں میں ایک صاحب نے استفسار کیا ہے کہ

"میت عورت کی ہو تو جنازہ لیجاتے وقت اگر پردہ کے لئے تابوت دیا جائے تو یہ فعل بمطابق قرآن وحدیث جائز ہوگا یا نہیں"؟ (ص۱۱)

اس سوال کا جواب چونکہ حضرت مولانا دامت برکاتہم نے بہت مجمل اور ناکافی دیا ہے۔ یعنی صریح الفاظ میں تابوت بنانے کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ نہیں فرمایا ہے۔ لہذا سائل کی تشفی کے لئے عرض ہے کہ عورت کے جنازہ پر پردہ کے لئے تابوت بنانا جائز وثابت ہے۔ فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۴۲۴ میں بعد نقل عبارات کے تحریر ہے۔ ان سب عبارات سے صاف ظاہر ہوا کہ اجلہ اصحاب کرام جیسے حضرت انس وحضرت ابوبکر وحضرت عمر وحضرت علی وحضرت عباس وجم غفیر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سامنے ایسا جنازہ کہ جس پر تابوت تھا اُس پر سبھوں نے بخوشی نماز جنازہ ادا کی اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت واسطے بنانے تابوت کے مطابق بجا بغیر تابوت کے بھرنے کو۔ چنانچہ بعد وفات آپ کے حسب وصیت کے عمل سارے صحابہ کے کیا گیا۔ اور نیز حضرت زینبؓ ام المومنین زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ پر تابوت تھا اور حضرت عمرؓ جیسے صحابی ماحی المنکرات نے نماز پڑھائی تھی۔ اور قسطلانی اور فتح الباری کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ اسلام میں دستور تابوت کا تھا اور تلخیص کی عبارت سے ظاہر ہوا کہ عورت کے دفن کرنے کے وقت چادر کا پردہ کرنا چاہئے۔ اور بہت کتب میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ اہل سنت کے لئے اس قدر کافی ہے۔ پس باوجود ایسے ثبوت کے کون انکار کرسکتا ہے؟ کیونکہ یہ مسئلہ سنت صحابہ کرام کا ہوا موافق فرمودہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها۔

جواب مسنون طریق وہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ متعاقب نے جو روایات اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کی ہیں اس سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں۔ نعش کے معنی مجمع البحار میں سر پر میت کے لکھے ہیں باوجود اس کے ہم اس کو ممنوع یا حرام نہیں کہتے۔ مگر مسنون نہیں ہے۔

س عـــ۳۰ } حدیث میں آیا ہے کہ حائضہ عورتیں بھی عید کے لئے آئیں ویشهدن العبد ودعوة المسلمین یعنی مسلمانوں کی دعا کے ساتھ شمولیت کریں اور نماز نہ پڑھیں۔ اس حکم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مقصد تھا۔ کیا نماز کے بعد دعا مانگنے کے لئے حکم کیا تھا یا کیا (ایک خریدار اہلحدیث)

ج عـــ۳۰ } حدیث شریف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے علاوہ دیگر ہر مقام میں جہاں امام و مقتدی دعا کریں شامل ہو سکتی ہیں۔

س عـــ۳۱ } عن عبد الله بن السائب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من احب ان ینصرف فلینصرف ومن احب ان یقیم للخطبة فلیقم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جانا چاہے وہ چلا جائے اور خطبہ کے لئے ٹھیرنا پسند کرے وہ ٹھیرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ میں شروع سے آخر تک بیٹھنے کی تاکید نہیں۔

ج عـــ۳۱ } خطبہ عید میں بیٹھنا ثواب سے خالی نہیں۔ نہ سنے تو شرعا کوئی گناہ نہیں۔

س عـــ۳۲ } حضور اکرم صلعم نے مواعظات صحابہ کرام کو سنانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تھی اور صحابہ کرام بھی آمین کہتے تھے یا خلفاء راشدین کے زمانہ میں اس طرح ہوا ہے۔ حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟

(خریدار اہلحدیث عـــ۱۱۲۳۶ از کامٹی کنٹونمنٹ)

ج عـــ۳۲ } ایسے مواقع پر دعا ہاتھ اٹھا کر کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ البتہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ملائکہ مجلس مواعظ میں حاضرین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ان کی موافقت کے لئے کوئی شخص دعا کرے تو حرج نہیں۔ اللہ اعلم!

س عـــ۳۳ } سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات پر مسلمانوں (صحابہؓ) نے ہڑتال کی تھی۔ اگر کی تھی تو کس کتاب میں اس کا ذکر ہے اگر نہیں کی گئی تو آجکل جو مسلمان خصوصاً جماعت اہلحدیث کے افراد بڑے لیڈروں کی وفات پر خاصکر سیاسیات میں حصہ لینے والوں کے مرنے پر ہڑتال وغیرہ کرتے ہیں۔ شرعی طور پر اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(محمد ایوب خطیب مسجد اہل حدیث نیلگری)

ج عـــ۳۳ } کسی بڑے یا چھوٹے کی موت پر ہڑتال کرنا شرعی امر نہیں ہے بلکہ اضاعت مال ہے جس کی بابت قرآن حدیث میں ممانعت ہے۔ سائل کو معلوم رہنا چاہئے کہ سیاسی لوگ ایسے امور میں کسی مذہب کے پابند نہیں ہوتے بلکہ رسوم یورپ کے متبع ہیں۔ اللہ اعلم!

س عـــ۳۴ } ایک مرحوم مولوی صاحب ایڈیٹر الہادی حیدرآباد سے سوال ہوا کہ جو جانور غیر اللہ کے نام پر چھوڑا جائے سانڈ وغیرہ۔ اس کی اولاد کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا جواب مولوی صاحب مرحوم دیتے ہیں۔ [illegible] تو ذکر اگر مقصود ہے تو غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور بھی کھا سکتے ہیں اولاد کا تو ذکر کیا ہے ورنہ من حیث التقرب حرمت ثابت ہوگی۔ (ستارہ [illegible])

ج عـــ۳۴ } غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور (سانڈ) حرام ہے۔ اس کی حرمت نصوص سے [illegible] اهل به لغیر الله [illegible]

ahmadimuslim.de

متفرقات

تبلیغی انجمن بنائی جائے جناب شاکر صاحب مرسی (گیا) ایک لمبی تجویز بھیجتے ہیں کہ ایک تبلیغی انجمن بنائی جائے جو ملک کے دور دراز علاقوں (قصبات اور دیہات) میں تبلیغ اسلام کرے۔ ہم اس تجویز کی دل سے تائید کرتے ہیں۔ اسی غرض کے لئے اہلحدیث کانفرنس بنی تھی جو اپنی حسب طاقت کام کرتی رہی اور کرتی ہے۔ کیوں نہ اسی بنی بنائی جماعت کو قوت دی جائے۔

اہل حدیث کانفرنس اپنے ہوا خواہوں سے امداد کے لئے ہاتھ پھیلا کر کہہ رہی ہے

من انصاری الی اللہ

اعیان اہل حدیث سے امید ہے اس کے جواب میں

نحن انصار الی اللہ

کہہ کر اس کا دست سوال بھر دینگے۔

اعیان اہل حدیث کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اخبار اہلحدیث کی اشاعت کو وسعت دینے کے لئے آپ حضرات کی دلی توجہ درکار ہے۔ جملہ خریداران عموماً اور اعیان اہل حدیث خصوصاً ہمت و کوشش سے ایک ایک نیا خریدار بنا کر ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

مدرسہ مکہ شریف دینی خدمت اور قرآن و حدیث کی تعلیم میں بہمہ وجوہ مشغول ہے۔ ہاں اس کی امداد کیلئے اہل ہمت خصوصاً بزرگان حجاج کی توجہ چاہتا ہے۔

(منتظمان مدرسہ ہذا)

آمد از سید عبداللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

مدرسہ مدینہ منورہ کیلئے از سید عبداللہ شاہ صاحب مذکور عہ

ادا کئے گئے مدرسہ مدینہ کے متعلق آمدہ رقوم تا پرچہ ما سبق — ۱۸ روپیہ حافظ عبد الرحمن صاحب آنا د سفیر مدرسہ مذکور مقیم گوجرانوالہ کو ادا کر دیئے گئے۔

مولوی ابو طاہر صاحب شمسی گیاوی کا مضمون متعلقہ کانگرس دفتر مسلم اہل حدیث گزٹ دہلی میں بھیجا گیا۔ کیونکہ اصل مضمون اسی اخبار میں ہی شائع ہوا ہے امید ہے مدیر صاحب اس مضمون کو بھی شائع کر دینگے۔

ضرورت ہے دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں طلباء کو انگریزی کی تعلیم دینے کے لئے ایک تجربہ کار ٹرینڈ استاد کی ضرورت ہے جو کم از کم بی۔ اے ہو۔ پنشن یافتہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ درخواست کنندہ اہل حدیث ہو اگر حنفی ہو تو متعصب نہ ہو۔ درخواستیں جلد از جلد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں:-

سکرٹری دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ

جمعیتہ تبلیغ کے لئے از سید عبد اللہ شاہ صاحب از نارنگ عہ۔

مژدہ جانفزا

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس مشاورت میں قرار پایا ہے کہ مارچ ۳۹ئہ میں کانفرنس مذکور کا جلسہ دہلی میں منعقد کیا جائے۔ تاریخیں مقرر کر کے اطلاع شائع کر دی جائے گی۔

معاونین کانفرنس اس کی ہر ممکن امداد کر کے ثواب حاصل کریں۔

اشاعت فنڈ از مولوی عبد العزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں دو روپیہ (۲) انجمن اہل حدیث جالندھر ۸

عید آنہ فنڈ ایس عبد الرحمن سوداگر شیشہ پشاور ۱۲

انجمن استقلال اُردو الہ آباد الہ آباد میں ایک اسلامی انجمن قائم ہوئی ہے۔ جس نے ایک طویل اشتہار میں اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔ ایک تجویز جو زیادہ کارآمد ہے وہ یہ ہے کہ ہر ممبر سے ایک ایک آنہ وصول کیا جائے اور ہر ممبر اُردو بولے۔

پتہ:- آل انڈیا انجمن استقلال اُردو ادب الہ آباد۔

ہم بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔

مدرسہ اسلامیہ دار العلوم میرٹھ کے لئے مولانا مبارک حسین صاحب ناظم مدرسہ چندہ کی اپیل کرتے ہیں۔ تعلیمی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔

درخواست معاونت حاجی عبد الاحد خان صاحب الہ آبادی عرصہ سے علیل ہیں۔ بوجہ علالت بیکار ہیں جس سے بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ الہ آباد میں انہی کی کوشش سے توحید و سنت کی اشاعت ہوتی ہے۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں اور اصحاب کرم ان کی امداد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے:-

حاجی عبد الاحد خان احاطہ محمدی۔ محلہ کیڈ گنج شہر الہ آباد

(الملتمس:- خاکسار اسماعیل پرپوائی پرتاب گڑھی)

تصحیح "اہلحدیث" ۲ دسمبر صفحہ کالم ۳ میں ماسٹر غلام حیدر صاحب آف سرگودھا کی بابت ان کا ایک دو کتب کا مصنف ہونا لکھا گیا تھا۔ مگر شیخ غلام کبریا صاحب ٹھیکیدار سرگودھا مطلع فرماتے ہیں کہ مرحوم کئی ایک کتب کے مصنف تھے۔ (محرر دفتر)

تلاش معاش خاکسار الہ آباد یونیورسٹی کا مولوی عالم اور مدرسہ زبیدیہ دہلی سے صحاح ستہ کا تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ اُردو فارسی میں کافی دسترس رکھتا ہے کسی مدرسہ میں استاد کی یا کسی مسجد میں امامت یا خطابت کی ضرورت ہو تو راقم سے خط و کتابت کریں۔

محمد امین موضع گلگٹے گھاٹ ڈاکخانہ بڑھ پور

ضلع بستی

یاد رفتگاں (۱) میرے جد امجد حاجی دوباری صاحب ۸۸ سال کی عمر پا کر انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے اہل حدیث، فیاض اور علم دوست تھے۔ (راقم عبد الحی از کریم پور۔ ضلع بستی)

(۲) میری بھاوجہ جو نیک طینت، پکی موحدہ تھی چار لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑ کر فوت ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ (راقم حاجی محمد ابراہیم سیکرٹری مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

درخواست دعا۔ جملہ ناظرین سے درخواست ہے کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ (ایک کاشت کار)

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

یورپ کا سیاسی مطلع

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

آجکل یورپ کے مدبرین جنگ کی گتھی سلجھا رہے ہیں جن کے حق میں مندرجہ عنوان شعر پوری طرح صادق آتا ہے۔ گذشتہ پرچے میں ہم نے اپنے ناقص علم کے مطابق اندازہ لگایا تھا کہ جرمن کا ڈکٹیٹر (ہر ہٹلر) اس فارسی مصرع ؎

یک رانگیر دوم را دعویٰ دار

پر عمل کر رہا ہے۔

اس ہفتے اٹلی اور فرانس کی باہمی نوک جھونک کے متعلق اطلاع آئی ہے جو افریقہ کے شمالی ملک ٹیونس کی وجہ سے عمل میں آ رہی ہے۔ یہ ملک کسی زمانے میں ترکی سلطنت میں داخل تھا مگر آج کل فرانس کے زیر حکومت ہے۔ اخبار "پرتاپ" لاہور میں اس کے متعلق ایک مفید مضمون شائع ہوا ہے جو ناظرین کی معلومات میں اضافہ کیلئے درج ذیل ہے:۔

"ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا چاہتا ہے۔ یہ پیدا تو ہوا ہے افریقہ کے ایک ملک ٹیونس میں۔ لیکن جلد ہی یورپ اور اس کے بعد ساری دنیا پر چھا جائیگا۔ اٹلی اور فرانس میں ایک دوسرے کے خلاف اسی علاقہ کے متعلق مظاہرے ہو رہے ہیں۔ آج ناظرین کو بتایا چاہتا ہوں کہ یہ جھگڑا کیا ہے۔ افریقہ کا براعظم یورپ کی مختلف طاقتوں نے آپس میں بانٹ رکھا ہے۔ جو جگہ جس کو خالی نظر آئی اُسپر قابض ہو گیا۔ ابی سینیا باقی تھا۔ سو وہ اٹلی ہڑپ کر گیا مراکش کا کچھ علاقہ فرانس کے پاس ہے اور کچھ سپین کے۔ اس ہسپانوی مراکش کے عرب اس وقت جنرل فرانکو کے ماتحت سپین کی گورنمنٹ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ فرانسیسی مراکش کے دائیں طرف الجیریا ہے۔ یہ بھی فرانس کے ماتحت ہے۔ اس کے بائیں طرف لبیا ہے۔ اس علاقہ کا پہلا نام طرابلس تھا جو اس وقت اٹلی کے قبضہ میں ہے یہ علاقہ کسی وقت ترکی کے ماتحت تھا۔ ۱۹۱۱ء کی جنگ یورپ سے پہلے اٹلی نے اس پر چڑھائی کی۔ انور پاشا بھیس بدل کر وہاں پہنچے۔ کیونکہ مصری گورنمنٹ انہیں اپنے ہاں سے گزرنے کی اجازت نہ دیتی تھی۔ الجیریا اور لبیا کے شمال میں ٹیونس واقع ہے۔ عین سامنے سمندر میں سسلی ہے۔ جو اطالوی علاقہ ہے۔ سسلی سے نزدیک ترین جگہ ٹیونس ہے۔ اس کے متعلق فرانس اور اٹلی میں جھگڑا نیا نہیں۔ بلکہ پندھویں صدی سے چلا آ رہا ہے۔ کسی وقت یہ ہسپانیہ کے ماتحت تھا۔ پھر ترکی کے ہاتھ آیا۔ اور اب فرانس کے۔ اس کے حاکم بے کہلاتے ہیں اور جو کوئی بھی اس پر حکومت کرتا ہے۔ اُن کے نام پر۔

اس علاقہ سے یورپی طاقتوں کی دلچسپی اس لئے ہے کہ اس کے قدرتی ذرائع نہایت وسیع ہیں۔ ٹیونس میں قیمتی معدنیات کے اتنے ذخائر ہیں۔ جو کبھی ختم ہونے کے نہیں۔ دنیا بھر میں سب سے زیادہ گندھک یہیں سے جاتی ہے۔ اسی طرح جست، سکہ اور دوسری دھاتیں بھی یہاں بکثرت ملتی ہیں۔ زراعتی پیداوار کے لحاظ سے بھی یہ نہایت زرخیز ہے۔

جب فرانس نے الجیریا پر قبضہ کر لیا تو اُسے ٹیونس پر ہاتھ صاف کرنے کی سوجھی۔ لیکن ۱۸۸۱ء میں پہلی بار ایک فرانسیسی دستہ ایک نہایت ہی تکلیف دہ قبیلہ کی گوشمالی کی آڑ میں ٹیونس میں داخل ہوا۔ لیکن جب اس نے وہاں پاؤں جما لئے تو یہ بہانہ ترک کر دیا گیا اُس دستے نے پایہ تخت پر چڑھائی کی۔ اور ایک زبردست لڑائی کے بعد بے کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ فرانس کے زیر سایہ رہنا منظور کرے۔ برطانیہ اور جرمنی نے تو فرانس کا قبضہ منظور کر لیا۔ لیکن اٹلی اور ترکی اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ترکی بھی ۱۹۲۳ء میں اپنی اس پوزیشن سے ہٹ گیا۔ کیونکہ معاہدہ لیوزین میں مصطفےٰ کمال نے اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ لیکن اٹلی کی پوزیشن مختلف تھی۔ ٹیونس سے اُسے نہ صرف جغرافیائی اور پولیٹیکل دلچسپی تھی بلکہ اُس کی آبادی میں اطالوی عنصر سب سے زیادہ تھا۔ اور ۱۸۸۱ء سے پہلے وہ خود اس پر قابض ہوا چاہتا تھا۔ جب فرانس نے ٹیونس پر چھاپہ مارا۔ تو اٹلی میں اس کے خلاف غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی۔ اس پر دغابازی کا الزام لگایا گیا۔ کیونکہ ٹیونس پر قبضہ سے صرف چند ہی دن پہلے فرانس کے وزیر خارجہ نے باقاعدہ طور پر پیرس میں مقیم اطالوی سفیر کو یقین دلایا تھا کہ اُن کا ٹیونس یا اس کے کسی حصہ پر قبضہ کا ارادہ نہیں۔ باوجود اس کے اٹلی خاموش رہا۔ کیونکہ وہ کمزور تھا اور فرانس زبردست۔ لیکن جنگ یورپ کے بعد جب اٹلی میں فیسزم نے زور پکڑا تو ٹیونس کے اطالوی باشندوں کا زاویہ نگاہ بدلا۔ انہوں نے مزید حقوق کا مطالبہ کیا۔ فرانسیسی حاکم اس کیلئے تیار نہ تھے۔ جس پر انہیں شکایت پیدا ہوئی۔ اور شکایت تھی بجا۔ کیونکہ جہاں فرانس اور برطانیہ کے درمیان یہ طے تھا کہ مالٹا کے برطانوی آبادکار مقیم ٹیونس اپنی قومیت برقرار رکھ سکیں گے وہاں ٹیونس میں پیدا ہونے والے اطالوی بھی قومیت کے لحاظ سے فرنچ سمجھے جاتے تھے۔ اٹلی کی خواہش ہے کہ وہ ایک بھاری سلطنت بنے۔ اس کے لئے ٹیونس کا اس کے ماتحت ہونا ضروری ہے۔ وہ افریقہ کا اٹلی کے نزدیک ترین مقام ہے۔ اگر وہ اسکے ہاتھ آ جائے تو لبیا سے ہوکر اطالوی سمالی لینڈ اور ابے سینیا تک اپنے سپاہی لے جانا اُسے آسان ہوجائے۔ اس کے علاوہ وہ بحیرہ روم پر قادر ہو جائیگا جس پر اپنی ملک گیری کی ہوس پوری کرنے کے لئے اُسے قبضہ کی دیرینہ خواہش ہے۔ ۱۹۲۶ء کی مردم شماری کے مطابق ٹیونس کی آبادی اس طرح ہے۔

مسلمان ۱۹ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۸۴۔ یہودی ۵۴ ہزار چھ سو ۶۴۔ یورپین ایک لاکھ ۷۳ ہزار ۲ سو ۸۱۔ ان میں سے ۷۱ ہزار ۲۰ فرانسیسی اور ۸۹ ہزار ۲ سو ۱۶ اطالوی ہیں۔ اور ان میں سے ۵۰ ہزار تین سو ۹۵ ٹیونس میں ہی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ۸ ہزار ۳ سو ۹۶ مالٹی ہیں اور ۴ ہزار ۶ سو ۴۹ دوسرے یورپین

[illegible] (۱۳۵)

مت سے اٹلی کی آنکھ میں تیر رہا ہے۔ لیکن اُسے کبھی اس سوال کو اٹھانے کا کوئی موقعہ نہیں ملا۔ اب کہ ٹینکوسلاویہ کی جرمن آبادی کو یہ فیصلہ کرنے کا ادھیکار دیا گیا ہے کہ وہ کس کے ماتحت رہے۔ اٹلی کے منہ میں بھی پانی بھر آیا ہے۔ اس لئے اُس نے شوشہ چھوڑ دیا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ اس وقت تک تو صرف دو نو طرف سے مظاہروں تک ہی بس ہے جن کی ذمہ داری کوئی گورنمنٹ نہیں لیتی۔ لیکن سمجھا یہ جاتا ہے کہ فرانس اس وقت کمزور ہے اور اٹلی محض دھمکی سے کام نکال سکتا ہے۔ اُسے اپنے اس مقصد میں کامیابی ہوتی ہے یا نہیں۔ اس کا انحصار برطانیہ کے طرز عمل پر ہے۔ اگر وہ فرانس کی خاطر اٹلی اور جرمنی سے لڑنے کو تیار ہو گیا تو اٹلی کو جنگ کی جرأت نہ ہوگی لیکن اگر اس نے دیکھا کہ برطانیہ جنگ کے لئے تیار نہیں تو تعجب نہیں کہ وہ فرانس سے بھڑ پڑے جرمنی تو اُس کے ساتھ ہے ہی۔"

(پرتاپ لاہور ۱۲۔ دسمبر ۲۸ء)

اہلحدیث | انا لا ندری اشر ارید بمن فی الارض ام اراد بھم ربھم رشدا

اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے رکاوٹ

آج کئی ہفتوں سے یہ بات مسموع ہو رہی ہے کہ اسماعیل غزنوی کو سفر حجاز سے روکا گیا ہے۔ ہم اسکے سبب پر غور کرتے رہے۔ ایک بیان جو گورنمنٹ کے ممبر نے مرکزی اسمبلی میں دیا ہے "خادم کعبہ" نے بھی شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اسماعیل غزنوی کے بیرون ہند جانے میں خطرہ ہے۔

اس کے جواب میں مختلف مقامات میں جلسوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں گورنمنٹ کے اس فعل کو مداخلت فی الدین قرار دیکر مذمت کی جاتی ہے۔ اسی اثنا میں اخبار زمیندار کے ضلع امرتسر کے شہر کا جلسہ میں سے ایک واعظ صاحب نے بتایا کہ مجلس خاص میں اسماعیل غزنوی نے کہا کہ جتنے بھی جو انگریزی سفیر ہے اس کی مجھ سے چپقلش ہے اس نے ایک جگہ میز بچھوائی تھی میں نے دور پھینکوا دی اس کے متعلق اس نے مکہ شریف میں فون کیا مجھ سے پوچھا گیا تو میں نے کہا وہ جھوٹ کہتا ہے۔

اگر یہ حکایت صحیح ہے تو یہ واقعہ گورنمنٹ کے بیان کی تائید کرتا ہے۔ اور اس سے ہر انسان قرآن مجید کی تصدیق کرنے پر مجبور ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیکُمْ (تمہاری تکلیف تمہارے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے)

اس قسم کے واقعات پر کامل غور و فکر کے بعد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ۴ دسمبر سنہ رواں کے اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا۔

"خادم کعبہ" اخبار جو مضامین شائع کر رہا ہے اس کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ کے تعلقات کشیدہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

(مرسلہ حمید اللہ نائب سکرٹری از دہلی)

ہمارے خیال میں اس مصیبت کا علاج ایسے جلسے نہیں ہو سکتے۔ ایسے بے تکے جلسوں سے گورنمنٹ کے منتظم ارکان بانیان جلسہ کی بے خبری پر ہنستے ہیں۔ بلکہ اس کے لئے اہل الرائے کی خاص میٹنگ کر کے راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

آئندہ اختیار بدست مختار

آریوں کا نیا انکشاف

(مرقومہ خواجہ عبد الرشید صاحب جہاز امرتسری)

"پرتاپ" لاہور مورخہ ۲۵ نومبر ۲۸ء میں آپ نے اس حقیقت کا انکشاف فرمایا ہے کہ اہل عرب بھی آریہ مذہب کے پیرو تھے۔ آج دن تک کسی مورخ کو اس امر سے انکار نہیں کہ ہندوستان میں آریہ وسط ایشیا سے ہی آئے تھے اور یہ تمام اقوام اصل مذہب کو بھول کر بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تھے۔ عرب میں اس قدر گمراہی ہو رہی تھی کہ انسان کہلانے کے وہ مستحق نہ رہے تھے۔ تمام برائیاں اور خرابیاں ان کے اندر سرائت کر گئی ہوئی تھیں۔ شراب، جوا، ہر طرح کی عیاشی اور آپس میں لڑائی جھگڑے اور جور اور توہین ایک دوسرے کی کرنے میں کوئی حجاب نہ رکھتے تھے۔ اپنی لڑکیوں کو زندہ گاڑ دیتے تھے۔ کوئی برائی ایسی نہ تھی جو اُن سے چھوٹی ہوتی۔ جس طرح ہر بستی میں خدا کے نیک بندے لوگوں کو ہدایت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح سے سرزمین عرب پر بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکہ کے پوجاریوں کے گھر پیدا ہوئے جو اپنی قوم کے برے اخلاق کو دیکھ کر بہت کڑھے۔ اور انہوں نے خدا کی عطا کی ہوئی طاقت سے اُن جاہل عربوں کی ایسی اصلاح کر دی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ حضرت صاحب (بقول پرتاپ) آریہ قوم کے ایک فرد تھے۔ اس واسطے آریہ قوم اگر ان پر فخر کرے تو بجا ہوگا۔ غور کرنے پر آپ محسوس کرینگے کہ حضور علیہ السلام ہندو قوم کی اصلاح کے واسطے ہی آئے۔ اور انہوں نے اس قوم کی اصلاح کرنے میں کیسی کیسی تکالیف اور مصائب برداشت کئے۔ واقعی حضرت سید الانبیاء علیہم السلام ہندو قوم کے مصلح تھے۔ تمام ہندو قوم ان کی ذات پر جس قدر بھی فخر کرے کم ہے۔

عرب کا چاند مصنفہ سوامی لکھشمن جی حقیقت نگار۔ اس کتاب میں سوامی جی ممدوح نے پیغمبر عرب، فخر بنی آدم، مصلح اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غائت، کفار عرب کے حالات قلم بند کئے ہیں۔ رسول اکرم کے اخلاق، اسوہ حسنہ کو عجیب انداز میں بیان کیا ہے۔ غرض کتاب قابل مطالعہ ہے ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت دو روپیہ

سید البشر مصنفہ مولانا عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی تورات، انجیل اور زبور کے الفاظ میں رسول اکرم صلعم کی بعثت کی تائید میں ۵۰ پیشگوئیاں ۴؎ منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ؏

مصدقہ علمائے اہلحدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھلینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک عگر۔ آدھ پاؤ سے۔ پاؤ بھر سے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ برہما والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی اور نہ ہی وی پی بھیجا جائیگا۔

تازہ شہادات

جناب سید عبدالعلیم صاحب پنشنر دمو۔ مجھ کو آپکی مومیائی سے نہایت فائدہ ہوا ہے۔ خدا آپ کو اس کا اجر دیگا بہت اطمینان کی دوا ہے۔ آپ سے جو چار چھٹانک اور منگوائی تھی وہ میرے ملاقاتیوں نے لے لی۔ اب چار چھٹانک اور ارسال فرمائیں۔ (۱۰ ستمبر ۲۸ء)

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب مجھوڑا۔ "اس سے قبل دو مرتبہ آپ کے یہاں سے مومیائی منگا چکا ہوں جو بفضلہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ براہ کرم آدھ پاؤ اور میرے نام بذریعہ وی پی پارسل روانہ فرما کر ممنون فرمائیں" (۲۳۔ دسمبر ۲۸ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر دی میڈین ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان ؏

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:۔

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـلـہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۳
زاد المعاد ابن قیم سفید	سے	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	سے
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	۱۲	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	۱۲
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	سے
قیمت فی حصہ	سے	تفسیر فتح القدیر شوکانی	۹

فہرستی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

شائقین وتجار کو خوشخبری ؏

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ مشہور صندلی عطریات عطر محمدی۔ عطر شمامۃ العنبر۔ عطر سوسن۔ عطر مشک حنا۔ شاہجہانی گلاب۔ روح خس۔ عطر مجموعہ۔ عطر سہاگ فی تولہ عہ۔ سے۔ للعہ۔ ھر۔ روغن گیسو دراز فی شیشی عہ۔ نوٹ:۔ جملہ ہر قسم کے عطریات و دیگر اشیاء بیوپارانہ نرخ سے منگائیے۔ فہرست مفت طلب کیجئے۔

پتہ:۔ اشرف علی محمد علی تاجر عطر حنا فیکٹری۔ قنوج۔ یوپی۔

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند۔ جالا۔ غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اس کے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونے والی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ فی شیشی عہ۔ (ملنے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ کلیم سٹریٹ امرتسر

مطبوعات الہلال بک ایجنسی ؏

(مفصل فہرست مفت طلب کریں)

۱۔ اسوۂ حسنہ بلا جلد ؏ مجلد ۱۲	۱۲۔ ایلاف تحمیر ۸
۲۔ کتاب الوسیلہ ۸	۱۳۔ الحربۃ فی القرآن ۱۰
۳۔ اصحاب صفہ ۳	۱۴۔ حقیقۃ الصلوٰۃ ۴
۴۔ العروۃ الوثقیٰ ۶	۱۵۔ اولیاء اللہ واولیاء الشیطان ۸
۵۔ اسلامی تصوف ؏	۱۶۔ افسانہ ہجر ووصال ۴
۶۔ تفسیر المعوذتین ؏	۱۷۔ الدین یسر ۴
۷۔ تفسیر آیت کریمہ ۳	۱۸۔ مع سعادت ۴ حصہ کامل ؏
۸۔ تفسیر سورہ کوثر ۴	۱۹۔ لائف آف پرافٹ ۳
۹۔ فتویٰ شرک شکن ۶	۲۰۔ ائمہ اسلام ۱۲
۱۰۔ ولی اللہ ۵	۲۱۔ خلاف الامۃ ۵
۱۱۔ نجد وحجاز ؏	۲۲۔ سیرت امام ابن تیمیہ ۹

فاروق گنج روڈ بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور

مفت۔ کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت طلب فرمالیں۔ پتہ:۔ مہتمم کتب خانہ ثنائیہ امرتسر

سرمہ نور العین

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸؍

پتہ:- منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

ہندوستانی صندلی عطریات

ہمارے کارخانہ کے تیار شدہ

مشہور معروف اسپیشل عطر ہزارہ و عطر روح افزا بلا رنگ فی تولہ ۲؍ ۔ ۸؍ ۔ فی تولہ ۱۲؍ ۔ ۶ ۔

اور جملہ ہر قسم کے نہایت بہترین عطریات خرید فرمایئے

فہرست مفت طلب فرمایئے

پتہ:- فرم شیخ امانت اللہ حاجی محمد مکارم

تاجران عطر۔ قنوج - یوپی (۱۳۸)

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ نمبر ۹۶۴)

وحدہٗ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے۔ تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا ایک گولی کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس رات تقاضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی۔ پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ فی شیشی ۸؍۔

پتہ:- نظام برادرز نمبر ۲۵ فرید کوٹ (پنجاب)

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے کا علاج کریں۔ جلدی تیار کردہ معالج "اکسیر ہاضمہ" کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی ہیں۔

قیمت فی شیشی ۸؍۔ محصول ڈاک ۸؍۔

منیجر اکسیر ہاضمہ ... گیٹ امرتسر

طلائے اعظم

بُری صحبتوں سے اعضائے مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں پیدا ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد طوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی دفربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں مانع نہیں۔ قیمت ۶؍۔ محصول ڈاک ۸؍

المشتہر:- منیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب

مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج لائل پور

عربی زبان سیکھنے کے لئے فاضل مؤلف نے کتاب ھذا چالیس سبقوں میں مرتب کی ہے۔ ہر سبق کے تمام فقرات صرف قرآن شریف سے ہی لئے گئے ہیں کتاب ھذا پڑھنے کے بعد مبتدی قرآن مجید کا ترجمہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۶؍

کلید مرقاۃ القرآن

یہ مرقاۃ القرآن کا خلاصہ ہے۔ جس سے طالب علم کو مدد مل سکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کسی خاص استاد کی ضرورت نہیں۔ مؤلفہ مصنف صاحب ممدوح کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸؍

مفتاح القرآن

قرآن مجید کی آیات والفاظ کی تلاش کے وقت بہت دقت ہوا کرتی تھی چنانچہ اسی تکلیف کے حل کے لئے مفتاح القرآن بے نظیر کتاب ہے۔ اسمیں ہر ایک لفظ قرآن مجید میں جن جن آیات میں آیا ہے بحوالہ سیپارہ ورکوع مندرج ہے۔ جو بہت آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے قرآن مجید کے عام شائقین، مناظروں اور مبلغوں کیلئے بے حد مفید ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تنویر الحوالک

فی شرح

موطا امام مالک

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف کتاب "موطا امام مالک" کا نام اہل علم حضرات سے مخفی نہیں۔ اس کتاب کی بہت سے اہل علم نے شرحیں لکھیں۔ جن میں کتاب ہذا بھی کافی سے زیادہ مشہور بلکہ نایاب ہے۔ ایک صاحب سے چند نسخے موصول ہوئے ہیں۔ شائقین بہت جلد طلب کریں۔ ورنہ ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ کتاب ہذا تین حصوں پر منقسم اور مصر کی مطبوعہ ہے۔ قیمت صرف تین روپیہ

تحقیق جلیل ترجمہ اسرار التنزیل

(مصنفہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ)

کتاب ہذا میں تین مقالے ہیں۔ پہلے مقالہ میں فضیلت علم توریت، زبور، انجیل، قرآن مجید، حدیث شریف اور عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کی ہے۔ دوسرے مقالہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے گیارہ مختلف دلائل دیکر اس کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ تیسرے مقالہ میں انسان کی پیدائش کی حکمتیں۔ ہر ہر اعضاء کی پیدائش و فوائد پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔ غرضیکہ اس کتاب کا مطالعہ ہر آدمی کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف ۹؍

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

شیخ عبد القادر جیلانی کی مشہور معروف تصنیف ہے جسمیں آپ کے مقالات، ارشادات، اذکار، توحید و سنت کے مواعظ حسنہ مسائل کی تشریح۔ اسلام اور ارکان اسلام کی فلاسفی۔ غرضیکہ تمام اسلامی مسائل پر مدلل بحث فرمائی ہے اصل عبارت عربی ہے۔ بین السطور اردو ترجمہ حاشیہ پر فتوح الغیب۔ ایک نادر اور گراں قدر علمی تحفہ ہے۔ قیمت صرف پانچ روپیہ۔

نوٹ:- محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

نئے نئے علمی تحائف

تراجم علمائے حدیث ہند

مصنفہ ملک ابویحیٰی امام خان صاحب سوہدروی۔ اس کتاب میں مصنف نے علمائے اہل حدیث ہند کے سوانح حیات جو بڑی محنت اور کاوش کے ساتھ یکجا جمع کئے گئے ہیں۔ سردست دو سو علمائے مرحومین و موجودین کے حالات شائع کئے گئے ہیں۔ جسے اکابر قوم نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ قابلدید ہے، طباعت، کتابت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف ؏۔ محصول ڈاک ۷ر

ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات

ملک صاحب موصوف نے نہائت محنت و عرق ریزی کے بعد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی سلور جوبلی پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ جس میں ہندوستان میں جماعت اہل حدیث کی علمی خدمات کا مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جسے اہل حدیث کانفرنس نے اعلیٰ کتابت و طباعت پر شائع کرایا ہے۔ قیمت ۸ر

نور محمدی

مصنفہ مولانا محمد صاحب دہلوی۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، اقوال صحابہ تابعین، محدثین ائمہ، فقہا اور صوفیا سے قوالی اور راگ باجوں اور مزامیر کی مفصل تردید کی گئی ہے قوالی پسندوں کی تمام دلیلوں کا ردّ ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

مائۃ ثنائیہ

جس میں دس مختلف عنوانات پر دس دس احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مع اُردو ترجمہ شائع کی گئی ہیں۔ تبلیغی انجمنوں کو فروتقسیم کرنا چاہئے۔ قیمت ۴ر

تصانیف مولوی حکیم عبداللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات

ممدوح نے اس میں وہی صدری و سنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جاچکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کرکے ان کے فائدے بتلائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتلائے گئے ہیں۔ اس کے بعد بہ ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد بیماری کے اسباب اس کے پہچاننے کے طریقے نہائت خوبی سے بیان ہیں۔ قیمت جلد دوم ۸ر

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر ہے۔ قیمت ۸ر

کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں۔ جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے۔ سفوف، طلا، جوارشیں۔ معجون، خمیرے۔ مفرحات اور عرق، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ سائز ۲۲×۱۸۔ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت ۲ روپیہ۔

خواص بادام

قیمت ۴ر۔ خواص پیاز ۵ر۔ خواص نمک ۲ر
خواص گھیکوار ۹ر۔ خواص پھٹکڑی عہ
خواص برگد ۴ر۔ خواص پیپل ۴ر۔ خواص آک عہ۔ خواص انار ۴ر
خواص ریٹھا ۶ر۔ خواص سونف ۸ر۔ خواص کیکر ۴ر۔
خواص نیم ۶ر۔ خواص ستیاناسی ۶ر۔ خواص دودھ ۸ر۔
خواص گھی ۴ر۔ خواص تربوز ۲ر۔ خواص لہسن ۴ر۔
خواص دھتورا ۶ر۔ خواص ارنڈ ۷ر۔ خواص لیموں ۸ر۔
(۱۳۹) خواص اندرائن ۴ر۔ خواص گاجر ۳ر۔ خواص مولی ۵ر۔
خواص ہلدی ۲ر۔ خواص مرچ ۴ر۔ خواص کشنیز ۳ر۔
خواص مہندی ۴ر۔ خواص کوڑی ۶ر۔ خواص سیب ۳ر
خواص انگور ۵ر۔ خواص سنگترہ ۲ر۔

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ایک مرض کی علامات درج ہیں۔ اسی طرح علمی بحث، مرض اور اسکی پیدائش کے اسباب۔ بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد نسخہ جات، چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں بلکہ بے دام نہائت آسانی سے مہیا ہو سکیں اور فنوں میں فائدہ دکھائیں درج کئے گئے ہیں۔ حصہ اول ۸ر۔ حصہ دوم ۸ر۔

مجربات جیلانی

حکیم صاحب موصوف نے انتہائی فراخدلی اور عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے بلا بخل شائع کرکے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا۔ جلد اول ۸ر۔ جلد دوم [illegible]

نشاط زندگی

یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے اور عجیب طبی نسخہ جات بھی درج ہیں۔ قیمت ۸ر

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب
مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب ست مرجی

اس کتاب میں آپ نے ویدوں سے ہی بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید ہرگز ہرگز الہامی نہیں۔ نیز ویدک تعلیم پر بھی مفصل قلم اٹھایا ہے۔ اور اکثر ویدک منتروں کو نوشتہ درج کرکے ویدک تہذیب کو اخلاق کے خلاف ثابت کیا ہے۔ آریہ سماج نے آج تک اس کی تردید نہیں کی۔ اصل قیمت عہ۔ رعائتی ۱۰ ار

مولانا عبدالسلام صاحب بستوی کی تصانیف

اسلامی توحید اس کتاب میں تعزیہ داری اور نوحہ وماتم وگریہ زاری اور دیگر بدعات محرم کی تردید کرکے مخالفین کے استدلالات وشبہات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت حسینؓ کے قتل کرنے والے شیعہ حضرات ہیں۔ اب تعزیہ بنا کر خون کے دھبے کو مٹانا چاہتے ہیں۔ قیمت صرف ۴ر

اسلامی صورت جس میں ڈاڑھی ومونچھ کے احکام اور اس کی اہمیت کو قرآن [illegible] آثار صحابہ وفقہی روایات سے ثابت کرکے مخالفین کے شکوک کے تسلی بخش جوابات دئیے گئے ہیں اور ڈاڑھی [illegible] ثابت کیا ہے۔ قیمت ۴ر

اسلامی پردہ [illegible] شرعی پردہ کی حقیقت واہمیت اور اس کی حکمت کو قرآن وحدیث اور براہین عقلیہ [illegible] سے ثابت [illegible] کرکے مخالفین کے شکوک اور اعتراضات کے دندان شکن اور [illegible] جوابات [illegible]

[illegible] کا اُردو ترجمہ جو اُمدوخوان [illegible] کے لئے مفید [illegible]

المرقات فی احکام الصلوٰۃ جس میں نماز کے تمام مسائل [illegible] دعائیں [illegible]

[illegible] اصل قیمت [illegible] رعائتی ۸ر

تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی

رحمۃ اللعالمین

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر بہترین اور مستند تصنیف ہے۔ جو اپنی مقبولیت کے لحاظ کو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن، جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر اسلامی درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ ہے۔ جلد اول عاؔ۔ دوم ہےؔ۔ سوم ہےؔ

سفرنامہ حجاز۔ جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ مناسک کا دلچسپ بیان۔ فرضیت حج کے عقلی دلائل ونقشہ جات درج ہیں۔ عازمین حجاز کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری ہے۔ قیمت عہ

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر کی جے۔ معارف ونکات بتائے ہیں۔ قیمت [illegible]

استقامت۔ عیسائیت پر اسلام کی فضیلت ثابت کی ہے۔ قیمت ۳ر

معراج المومنین۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ۔ ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ۵

نوٹ :۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا

منگوانے کا پتہ :۔ **مینیجر اہلحدیث ا[مرتسر]**

خمیرہ بادام طیفوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے سستی سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہترین طاقت۔ موٹی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چلتے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا کمزوری نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچہ ڈاک بذمہ خریدار

[illegible] برانچ :۔ ناظم دواخانہ پنجاب جیمی ہیڈلی روڈ [illegible]

مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی، لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ، اعلیٰ، نفیس، خوشنما، رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ المشتہر :۔ مینیجر پریس مذکور۔